Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# سازِ حیات

1190

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम साज़े हयात

लेखक प्रेम शंकर गोयला

प्रकाशन वर्ष 1965

आगत संख्या 1190

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri


पुस्तकालय

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय हरिद्वार

वर्ग संख्या ——— आगत संख्या ———

पुस्तक - वितरण की तिथि नीचे अंकित है
इस तिथि सहित 15वें दिन तक यह पुस्तक
पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए । अन्यथा 10
5 पैसे प्रतिदिन के हिसाब से विलम्ब - दण्ड लगेगा ।


CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म्

पुस्तक संख्या……

पञ्जिका संख्या……

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

490.U

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय
कृपया पुस्तक के ऊपर कोई निशान आदि न लगायें।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# سازِحیات

فرحت

Forwarded with Compliments
BY THE DEPARTMENT OF CULTURE
GOVERNMENT OF INDIA

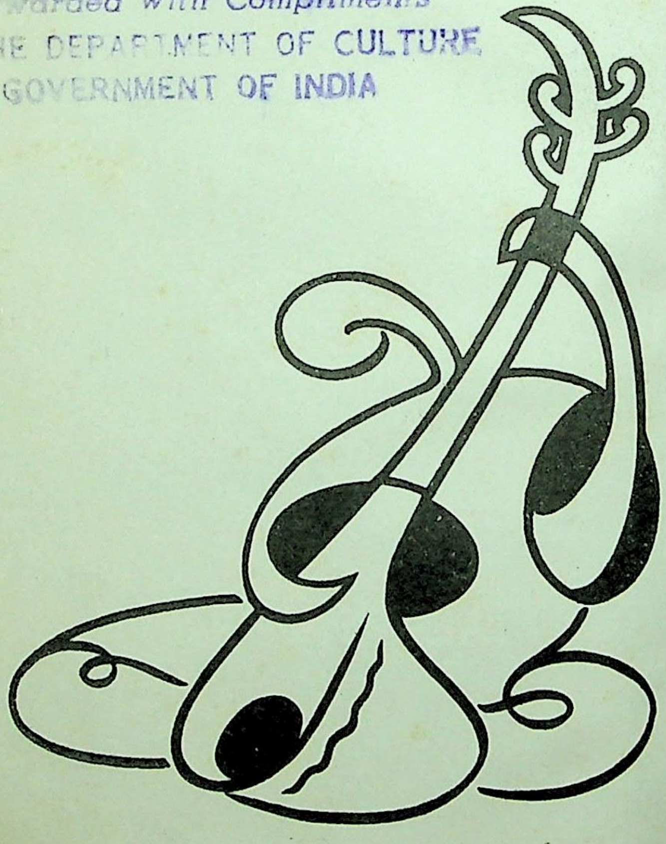

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

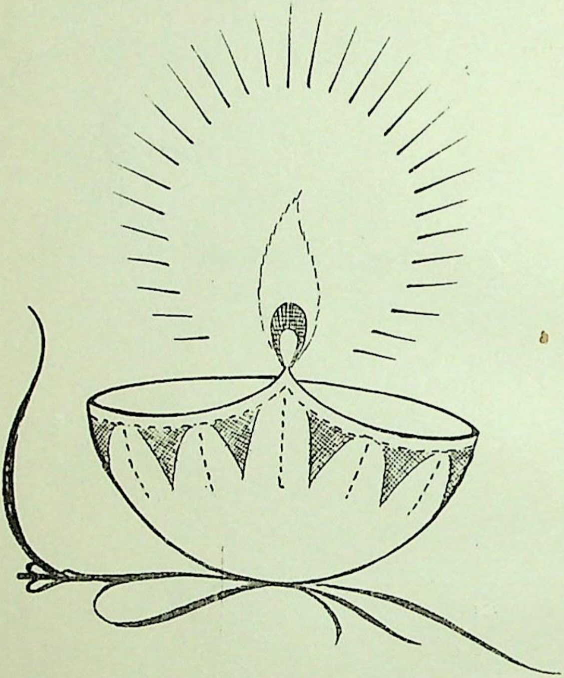

LEAD KINDLY LIGHT

490;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



بار اوّل : تعداد ۱۱۰۰

تاریخ اشاعت : ۲۴ جنوری ۱۹۶۵ء

قیمت : [illegible] روپے

۱۱

گیارہ

ملنے کا پتہ :

"مکتبہ تحریک"

۹ - انصاری مارکیٹ - دریا گنج

دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3732

# سازِ حیات

پریم شنکر گوئلہ فرحت

کا مجموعۂ کلام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کتابت :- اشھد علی

سرورق :- رشید آرٹسٹ

جلد: گلوب ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۲۶۲۵
شمسی کوچہ چوڑی والان۔ دہلی ٦

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

پرنٹرز
لکشمی پرنٹنگ ورکس، لال کنواں دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# اُن کے نام

جن کی بے اعتنائی نے مجھے

شاعری کی طرف

مائل کیا !

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



مجھ کو تنہائی نے آئینہ دِکھایا ورنہ
میری فرحت سے ملاقات کہاں تھی پہلے

"فرحت"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

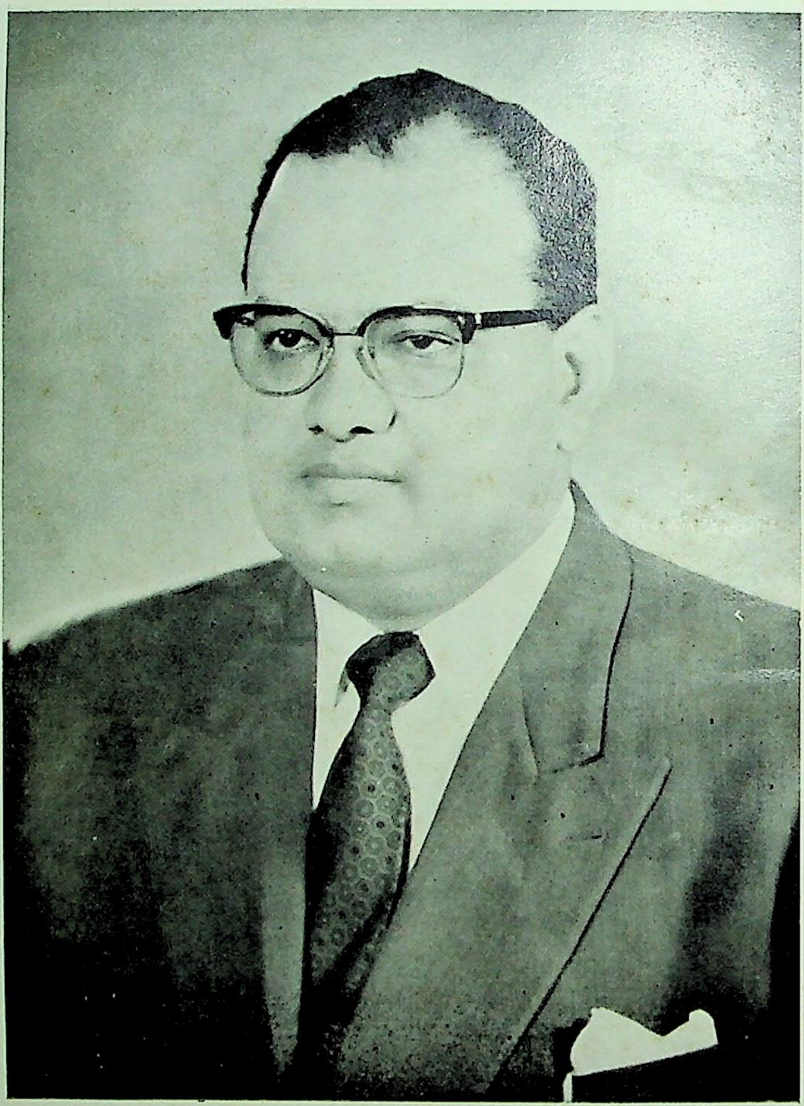

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# سُخنہائے گفتنی

ایک فوارہ — جس کا جوش کبھی اُس کے سینہ میں نہیں سماتا جو سربلند ہو کر اپنی سیمیں پھواریں ہمہ وقت برساتا رہتا ہے بالکل اِسی طرح میرے احباب نے مجھے بھی دیکھا ہے لیکن انھیں کیا معلوم یہ میرے دلآویز قہقہے ہیں یا خونِ جگر کا جوش ۔ اور میں ان قہقہوں کے پردے میں گردِ غم کو سرشکِ الم سے دھو رہا ہوں ۔

میں نے اپنی زندگی میں کافی نشیب و فراز دیکھے ہیں ۔ کبھی مخملی فرش میرا پا انداز رہا ہے کبھی میں تپیدہ ریگ زار میں رواں رہا ہوں ۔ کبھی اپنے ہاتھوں سے گُل فراہمی کی ہے اور کبھی گریباں چاک کیا ہے ۔ کبھی عشرت کی روشنی میرے ساتھ رہی ہے ۔ کبھی تاریکیوں میں ٹھوکریں کھائی ہیں ۔ دوستوں کا التفات بھی دیکھا ہے اور ان کے انحراف سے دوچار بھی ہوا ہوں کبھی شراب کا ساغر چھلکایا تو کبھی مسلسل تشنگی کا شکار رہا ہوں ۔ میں نے بیگانوں کا خلوص دیکھا ہے اور اپنوں کا ستم بھی ۔ میری زندگی ان متضاد کیفیات کی حامل رہی ہے ۔

اس تضاد نے مجھے کچھ سوچنے پر مجبور کیا کہ آخر اس صعوبت اور راحت کا اصل کیا ہے میں اپنی زندگی کو اس ۔ انبساط و یاس کی کشمکش سے کیسے بچاؤں یا انہیں اپنے ظرفِ حیات میں سمو کر کیوں کر آسودگی حاصل کروں ۔ پھر یہ محسوس ہوا کہ زندگی کے اِن اندھیروں اُجالوں پر قادر ہونا تو انسان کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



بس کی بات نہیں لیکن اِنسان اگر اپنے فطری شعور کو اُجاگر کرے تو ان متضاد کیفیات کی دُشواریاں اگر ختم نہیں ہو سکتیں تو یقیناً کم ضرور ہو سکتی ہیں۔ آدمی اُجالوں میں بصارت سے کام لے سکتا ہے اور اندھیروں میں بصیرت سے۔ میں نے حتی الوسع یہ کوشش کی کہ بصارت اور بصیرت کو ایک ہی سانچہ میں ڈھال لوں تاکہ یہ احساس بھی نہ ہو کہ اُجالا کب ہوا اور اندھیرا کب۔ میں نے یہ بھی کوشش کی کہ زندگی کی مختلف کیفیات میں مُلوث ہو کر تماشا نہ بنوں بلکہ ان متضاد کیفیتوں کا تماشائی بن جاؤں۔ آخر میری سعیٔ پیہم مجھے اس مقام پر لے آئی جہاں سے زندگی کا ہر پہلو بیک وقت نظر آتا ہے اور اِن پہلوؤں میں اب تضاد محسوس نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک ہی حقیقت کے مختلف اجزا نظر آتے ہیں

اس نظریہ میں ایک عجیب اثر تھا اور ایک عجیب سا سکون۔ تمام کیفیات گویا ایک مرکز پر سمٹ آئیں۔ ہر دشواری بے ایذا اور ہر راحت بے مزہ ہو گئی۔ یوں کہئے کہ باغ کے ایک حصّہ پر بہار اور دوسرے پر خزاں مُسلّط ہو گئی۔ آسمان کے قہر سے کتنا محفوظ تھا۔ وہ گوشۂ عافیت۔ نہ پھول کِھلنے کی کوئی خوشی اور نہ اُس کے مُرجھانے کا کوئی غم۔ مگر یہ غیر متحرک عالم کتنا بے حیات اور ممات پذیر تھا۔ زندگی بے رس اور بے رنگ سی ہو گئی اور اُس کے ساتھ دلچسپی میں کافی کمی آ گئی، حیات کا شیرازہ منتشر سا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ ایک بار پھر زندگی کی رنگینیوں کی طرف نظر اُٹھی اور پھر لذّت کشِ کیفیات ہوئی لیکن اُس لذّت کشی کا مقصد زندگی میں دلچسپی قائم رکھنا تھا نا کہ لذّت آشنا ہونا۔

شعور نے پھر ایک کروٹ لی اور ایک نئی منزل کی تلاش کا عزم کیا۔ زیادہ جستجو نہ کرنی پڑی کہ اپنے دل کی دُنیا روشن ہو گئی۔ اِس دُنیا میں کتنی وسعت ہے۔ ایک طرف سراپردۂ اسرار کی جنبشیں دوسری طرف موجوداتِ عالم۔ لیکن یہ دنیا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کتنی محتاج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



تھی یعنی تاریک ۔ چراغِ آگہی کی لَو تیز کی تو کچھ نظر آیا مگر اُجالوں کے سائے میں اندھیرے پل رہے تھے ۔ فانوسِ یقیں کی مدد لی تو وہ اندھیری دُنیا جگمگا اُٹھی اب ہر اک نظارہ نظرنواز تھا ۔ اِس دُنیا میں زندگی کے تجربات، حادثات، محسوسات اور تاثرات کا ایک ایسا گوناگوں خزانہ جمع ہوگیا جو کسی عجائب خانہ سے کم نہیں تھا ۔

اوّل الذکر میں ان متضاد تاثرات کا ایک بار سا اپنے دل و دماغ پر لئے پھر رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اپنے ان تاثرات کو جو دل کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہیں ۔ اظہار کا جامہ کیسے پہناؤں کہ اچانک زندگی کے ایک موڑ پر جناب لالہ دھرم پال صاحب گپتا وفا ایڈیٹر تیج سے مُلاقات ہوگئی ۔ اُن کی معاونت سے میرے شعور کو شعرگوئی کی ترغیب ملی ۔ لیکن اُن کی عدم فرصتی کی وجہ سے میں کچھ فیض حاصل نہ کرسکا ۔ آخر مجھے پھر کسی ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو میرے ذوق کی تکمیل میں ممد و معاون ثابت ہو ۔ آخر مقدر نے ساتھ دیا اور حضرت کامل نظامی صاحب دہلوی سے ملاقات ہوگئی اب معمول کے ساتھ ان ملاقاتوں کا تانتا بندھ گیا ۔ جو کچھ کہتا کامل صاحب کو سُناتا اور اُن کے مفید مشوروں سے مطمئن بھی ہوتا ۔ انہیں دنوں حضرت علّامہ شبیشور پرشاد صاحب مُنوّر لکھنوی اور تانی جائسی خُلدآشیاں سے شرفِ نیاز حاصل ہوا ۔ اِن حضرات کی کرم فرمائیاں زندگی بھر ناقابلِ فراموش رہیں گی ۔

اِس موقعہ پر ان بزرگ حضرات سے عقیدت کا اظہار بھی میرے لئے لازم ہے جن کی ادبی تخلیقات سے میرے آئینۂ شعور نے کسبِ نُور کیا ہے ۔ ان میں مہرشی رابندرناتھ ٹیگور، ڈاکٹر ہری ونش رائے بچن ، لارڈ ایوبری اور جگر مرادآبادی مرحوم کے اسمائے گرامی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں ۔ ڈاکٹر ٹیگور سے عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے میں نے عزمِ خامہ فرسائی کیا ۔ لیکن ہر کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



انگلیاں لَو دے اُٹھیں۔ آخر اس سے بہتر اور کوئی صورت نظر نہ آئی کہ انہیں کے گیتوں میں سے کچھ پسندیدہ گیتوں کو اپنی زبان میں کہہ کر اُن کی نذر کر دوں۔ چنانچہ ڈاکٹر ٹیگور کے "باغباں" میں سے ایک نظم اور "گیتا انجلی" میں سے چار نظموں کو اپنے اسلوب اور اپنی زبان میں پیش کیا ہے۔ میں دست بدُعا ہوں کہ یہ ارمغانِ عقیدت مہرشی کی پاک رُوح کو قبول ہو۔ میری ان نظموں کے عنوانات ہیں: (۱) خار و گُل (۲) سرودِ نے (۳) راز و نیاز (۴) آرزو (۵) التماس۔

## اظہارِ تشکّر

ایک مدّت سے احباب کے تقاضے تھے کہ میں اپنے اس مختصر سے مجموعہ کو طباعت کی شکل دوں۔ لیکن میں قلّتِ وقت کے سبب اس سلسلہ میں کوئی سعیٔ نہ کر سکا۔ ایک روز جناب نریش کمار شاؔد سے اس کی بابت کچھ گفتگو ہوئی اور اُنہوں نے میرے مجموعہ کی اشاعت کے لئے تمام ذمہ داریاں اپنے سر لینے کا وعدہ فرمایا اور دوسرے ہی روز سے کتابت کا کام شروع ہو گیا۔ شاؔد صاحب بھی ایک مصروف انسان ہیں اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنے اور کرم فرماؤں سے بھی کچھ مدد حاصل کروں۔ لہٰذا کلام کی ترتیب اور انتخاب نیز تصحیحِ کتابت حضرت کاؔمل نظامی صاحب دہلوی کو سونپ دی گئی۔ طباعت و اشاعت کا بار جناب گوپال متّل صاحب نے قبول فرمایا۔ جلد بندی اور اس کی تزئین وغیرہ کا انتظام نریش کمار شاؔد صاحب کے سپرد کیا گیا۔ یہ انہیں متذکرہ بالا حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ میری کتاب "سازِ حیات" منظرِ عام پر آ سکی۔

میرٹھ - ۴ جنوری ۱۹۶۵ء

پریم شنکر فرحت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# نوازشات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



خود جتنی پُرخلوص ہے فرحت کی زندگی
اتنا ہی پُرخلوص ہے اس کا کلام بھی
ہر مصرعۂ حسیں میں قیامت کا بانکپن
ایک ایک شعرِ تر میں غضب کی شگفتگی
نغمے جو اس نے چھیڑے ہیں سازِ حیات پر
ان کی ہر ایک تان میں ہے نورِ آگہی

نریش کمار شاد

۴ جنوری ۱۹۶۵ء

۱۷۔ ایف موتی باغ ۲
نئی دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# فرحت دہلوی
# اور
# اُن کی سُخنگوئی

"پریم شنکر" نام، فرحت تخلّص، دِلّی کے قدیم باشندے ہیں اور اچھے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، بہت ہی سادہ مزاج ہیں، نہایت خلیق ہیں اور دوست نواز بھی"۔

آپ کا خلوص وانکسار خاندانی شرافت کا آئینہ دار ہے۔ آپ کی کاروباری مصروفیتیں شعر گوئی کے لئے "ایک معجزہ" ہیں۔

میں نے ابتدا میں جب آپ کا کلام سُنا تو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے فرحت صاحب نے ایک معتکف کی طرح گوشہ نشین ہو کر مشقِ سخن کی ہے، آپ نے علّامہ منوّر صاحب لکھنوی سے اپنی غزلوں میں مفید مشورے حاصل کئے ہیں۔ عرصہ سے ایک رابطۂ خاص مجھ سے بھی ہے۔ فرحت صاحب نے جب بھی کوئی غزل یا نظم کہی ہے مجھے ضرور سُنائی ہے۔ میری دانست میں اگر کوئی ایسی بات آئی ہے جو شعر کی اہمیت کو ذرا کم کرتی ہو تو میں نے ازراہِ دوستی وہ بات فرحت صاحب سے ضرور کہہ دی ہے۔ صحیح مشورہ سے اتّفاق کرتے ہیں۔ خُوئے تسلیم بھی ہے۔ لیکن کوئی ایسی بات جس کا شعر کے اصل مفہوم سے واسطہ یا رابطہ نہ ہو کبھی قبول نہیں فرماتے۔ یہ چیز اُن کی فکرِ لطیف کو اُجاگر کرتی ہے۔ شعر میں مضمون آفرینی آپ کا ایک خاص اسلوب ہے۔ طبیعت مشکل پسند اور فلسفیانہ پائی ہے۔ اشعار میں فصاحت بھی ہے اور بدرجۂ اتم بلاغت بھی۔

مہرشی رابندر ناتھ ٹیگور کی انگریزی نظموں کے کچھ ترجمے بھی کئے ہیں جو "سازِ حیات"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



میں موجود ہیں اور طرۂ امتیاز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں نے فرحت صاحب کے اشعار درج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ قارئین کرام کے لئے یہ مجموعۂ کلام ایک بھرپور سرمایہ ہے۔ اس مجموعہ میں کہیں انیس کا سازورِ کلام ہے تو کہیں غالب و اقبالؒ کا انداز بیان ہے۔

آپ کی نظم نے غزل کا دامن نہیں چھوڑا ہے ہر شعر میں مُفکّرانہ روح موجود ہے۔ آپ کا کلام اَغلاق کی آلودگی سے پاک ہے۔

یوں تو بڑے بڑے ادیب شاعر معائب سے مبرّا نہیں مگر جہاں تک غور کیا ہے فرحت صاحب کے کلام میں یہ چیز کم پائی جاتی ہے۔ آپ نے اشعار میں فرسُودگی سے جگہ جگہ اعراض فرمایا ہے۔ نئی قدروں کی تلاش جہدِ مسلسل کو ثابت کرتی ہے۔

اگر ہم جناب فرحت دہلوی کو اپنا نشانِ منزل قرار دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ ہر اہلِ فکر کا اپنا ایک خاص رنگ ہوتا ہے۔ بعض ایسا رنگ جو دِلوں کو متاثر کرتا ہے اور وہ اس مُفکّر کی تقلید کو قبول کر لیتے ہیں۔

ہمیں شاعرِ "سازِ حیات" کے کلام میں یہ خوبیاں ملتی ہیں آپ کا مینائے غزل کبھی مینۂ تسنیم سے مملُو نظر آتا ہے اور کبھی بادۂ عرفاں سے معمور۔ کہیں اشعار کے پیمانوں میں شرابِ لالہ گوں رقص کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

ہر شعر تشبیہات و استعارات سے مُزیّن پایا جاتا ہے۔ الغرض جملہ کیفیات آپ کے کلام میں سمٹ آئی ہیں۔ میں اس مختصر سے مضمون کو اپنے اس شعر پر ختم کرتا ہوں ؎

زندگی کو احتیاجِ کیف سامانی ہے آج
چھیڑ دے نغمہ کوئی اے شاعرِ سازِ حیات

کامل نظامی دہلوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# تقریظ

"سازِ حیات" پریم شنکر صاحب فرحت کے کلام کا مجموعہ ہے۔ اس میں زیادہ تر غزلیں ہیں لیکن کچھ نظمیں اور قطعے بھی ہیں۔

فرحت صاحب میرے دوست ہیں اور بڑے ہی مخلص دوست۔ اُن کا کلام میں نے اُن کی زبان سے بھی سُنا ہے اُن کے مجموعۂ کلام کو بھی جستہ جستہ دیکھا ہے اُن کے کلام میں ایک نمایاں خوبی مجھے یہ نظر آئی کہ اس میں تازگی ہے۔ ان کا سوچنے اور محسوس کرنے کا اپنا ڈھنگ ہے۔ وہ نہ رسمی طور پر سوچتے ہیں اور نہ رسمی طور پر محسوس کرتے ہیں۔ اُن کا اظہار و بیان بھی رسمی نہیں اور جو کچھ وہ کہنا چاہتے ہیں بے تکلف کہتے ہیں۔

اُن کے فکر اور احساس کا دائرہ بھی کافی وسیع ہے۔ اُن کی نظر مظاہرِ حُسن اور کیفیاتِ عشق تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے دوسرے لطیف پہلو بھی ان کی نظر میں ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ اُن کے تصورِ عشق ہی کا ارتقاع ہے۔ ان کے نزدیک عشق کا معیار یہ ہے کہ "پندار" کو "نذرِ مشیت" کر دیا جائے۔ سپردگی کی اس منزل پر حصول اور خود غرضانہ آسودگی کی کچھ زیادہ گنجائش باقی نہیں رہ جاتی اور عشق کے ڈانڈے انسان دوستی سے جا ملتے ہیں اس کیفیت کا اظہار ان کے اس شعر میں کس بے ساختگی سے ہوا ہے ؎

عشق میرا ہو کے رہ جائے نہ دینارِ بخیل
منفعت بخشِ دو عالم ہو برنگِ سلسبیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



معاملاتِ حسن وعشق پر بھی ان کی نظر سرسری نہیں بلکہ ان کے لطیف اور نازک پہلوؤں کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ اس کی مثالیں اُن کے کلام میں جا بجا ملیں گی۔

اُن کے کلام کا ایک امتیازی وصف معنیٰ آفرینی بھی ہے۔ اس ذیل میں اُن کے چند شعر سُنئے ؎

فریبِ یک تبسم سے قبائے گُل ہے صد پارہ
شگوفوں کے لئے کیا کیا بھرم لے کر بہار آئی

---

اے دستِ جنوں! ہے عار تجھے کیوں میری قبائے ہستی سے
میں چاکِ جگر کا قائل ہوں، یہ چاکِ گریباں کُچھ بھی نہیں

---

تم نے ہر اک پر بہ قدرِ ظرف احساں کر دیا
گُل کو خنداں کر دیا، شبنم کو گریاں کر دیا

---

ہے مُجھ سے بدگماں جو زمانہ ہوا کرے
کیا تو بھی بدگماں ہے مری سادگی بتا!

---

مُجھ کو تنہائی نے آئینہ دِکھایا ورنہ
میری فرحت سے مُلاقات کہاں تھی پہلے

فرحت کو زندگی نے بہت کچھ دیا لیکن ان کی فطرت شکیبائی کی خوگر نہیں شاید یہی چیز انہیں شعرگوئی کی طرف مائل بھی کرتی ہے۔ وہ کہتے ہیں ؎

اگرچہ دولتِ کونین ہے اِسے حاصل
مگر یہ دِل ہے کہ شائستۂ قرار نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



دِل شائستہ قرار ہوجائے تو اس کے بڑے فائدے ہیں لیکن ذوق وشوق کی دُنیا عام دُنیا سے مختلف ہے ۔ یہاں اضطرابِ مسلسل ہی مقصود ہوتا ہے اور یہی نئی منزلوں کی نشاندہی بھی کرتا ہے ۔ اس کیفیت کو اُنہیں کی زبان سے سُنیئے ؎

ہَوا دیتی ہے میری آتشِ ذوقِ تمنّا کو
مری ہر کامیابی دِل کی دھڑکن ہی بڑھاتی ہے
سکونِ قلب گویا گامزن رہنے میں ہے فرحتؔ
کہ ہر منزل پیامِ منزلِ نو بن کے آتی ہے

خدا کرے وہ اسی طرح نئی نئی منزلیں سر کرتے جائیں اور اُن کا ذوق وشوق روز افزوں ثابت ہو ۔

اگر اس بات کو پیشِ نظر رکھا جائے کہ شاعری اُن کا کُل وقتی مشغلہ نہیں اور وہ اپنی کاروباری مصروفیتوں سے بمشکل ہی فکرِ سخن کے لئے وقت نکال پاتے ہیں تو اُن کے کلام کی خوبیاں اور بھی زیادہ قابلِ قدر ہوجاتی ہیں ۔

گوپال متل
۱۶ ردسمبر ۱۹۶۴ء

۹ ۔ انصاری مارکیٹ
دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# ارشاداتِ

## "منوّر"

پردۂ شعر میں نہاں گنجِ نکات دیکھئے
فرحتِ نکتہ سنج کی "سازِ حیات" دیکھئے
معنی و مدعا یہ ہے چاشنیٔ بیاں کا صاد
جزوِ کلامِ خوش نظام قند و نبات دیکھئے
عقدہ کشائے زیست ہیں لفِ بیاں کے پیچ و خم
قید کی منزلوں میں بھی راہِ نجات دیکھئے
سازِ حیات کیا چھڑا وا ہوئی چشمِ معرفت
آئینۂ صفات میں جلوۂ ذات دیکھئے

پریم شنکر فرحتؔ سازِ حیات چھیڑ رہے ہیں۔ ہر شاعر کی تمنا ہوتی ہے کہ اُس کے نغمات ایک دُنیا کے لئے فردوسِ گوش بنیں۔ فرحتؔ کے سازِ حیات کا نغمہ بھی کسی نہ کسی کے لئے فردوسِ گوش ضرور رہے گا۔ جو انہیں اپنا فردوسِ گوش بنانا نہ چاہے اُس پر کوئی زبردستی نہیں کی جا سکتی۔ تیر اپنا نشانہ خود تلاش کر لیتا ہے، نشانہ تیر کو نہیں تلاش کرتا۔ فرحتؔ کے سازِ حیات کے نغمے بھی اپنے سُننے والوں کو تلاش کر لیں گے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



"سازِ حیات" فرحت کی گلکاریوں کا نتیجہ ہے۔ یہ اُن کے کلام کا ایک نہایت
مختصر مجموعہ ہے۔ فرحت جتنے دن میرے قریب رہے ہیں نے دُنیائے شعر میں اُن کی فکر کا ایک
منفرد انداز پایا ہے۔ اُن کی تخیل بلند ہے۔ وہ ماورائے کونین کی باتیں کرتے ہیں اُنہیں حقیقت
اور معرفت سے شغف ہے اس لئے اُن کی شاعری کا لفظی ہیولا عام روش سے ہٹ کر ملتا ہے
وہ اپنے خیالات کی رُوح کے لئے الفاظ کا جو قالب اختیار کرتے ہیں اس میں اشکال کا
دخل زیادہ ہے جہاں معنی و مدعا بھی فلک رس ہوں اور الفاظ بھی اپنی گراں مائیگی سے
اکثر اوزان پر بھاری ہوں وہاں قاری اور سامع کو بھی چوکنا رہنا پڑتا ہے۔

فرحت کو سمجھنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ سطحی شاعری کے مداح اُن
کا کلام سن کر دم بخود ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عوامی مشاعروں میں اُن کی شاعری کے دام نہیں اُٹھتے۔

پریم شنکر دہلی والے ہیں۔ دہلی اسکول کسی زمانے میں مدرسۂ فکر و خیال زیادہ
سمجھا جاتا تھا مدرسۂ زباں کم۔ البتہ داغ اسکول سے تعلق رکھنے والے زبان کو فکر و خیال پر
ترجیح دیتے رہے ہیں۔ دہلوی ہونے پر بھی پریم شنکر داغ اسکول سے تعلق نہیں رکھتے۔ یوں تو
وہ کسی خاص اسکول سے تعلق نہیں رکھتے پھر بھی اگر "پرستارانِ خیال" اُنہیں غالب اسکول سے
وابستہ کرنا چاہیں تو یہ بھی درست نہ ہوگا۔ ان سے پیشتر اس رنگ میں کہنے والے علامہ
پنڈت امرناتھ ساحر دہلوی ہوئے ہیں۔ جن کے دم سے مدتوں دہلی میں شعرِ صالح کا چراغ جلتا
رہا۔ ان کے بعد اور خاص طور پر ۱۹۴۷ء میں ملک کی سیاسی تقسیم کے بعد دُنیائے شاعری
میں افراتفری کا جو عالم مدتوں رہا اور جواب تک جاری ہے۔ فرحت نے اس کا بھی کوئی
اثر نہیں لیا۔ ان کی غزل اور ان کی نظم دونوں کا اندازِ بیاں ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

37312 

جس سے بسا اوقات بعض طبائع مانوس نہیں ہوتیں اس لئے اگر فرحت کا اسٹائل خود انہیں سے مخصوص ہو تو نہ اس میں کوئی حیرت کی بات ہے نہ اعتراض کی۔ آپ کی نظر ان کے مغزِ کلام پر ہونا چاہیئے۔ میں نے "سازِ حیات" کے مغزِ کلام پر نظر زیادہ رکھی ہے۔

میرا خیال ہے کہ اگرچہ فرحت بزمِ سخن کے تازہ وارد ان میں ہیں اور اُن کی شاعری کی عمر بہت زیادہ نہیں ہے پھر بھی اس کم عمری میں وہ خیال کے لحاظ سے قبل از وقت بالغ ہو گئے۔ غزل ہو یا نظم۔ ان کا اوریجنل کلام ہو یا ترجمہ ان میں رفعت پسندی کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے فرحت کے "سازِ حیات" کی نغمگی ان کی علو خیالی میں زیادہ ملے گی۔

(علامہ) منوّر لکھنوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# غزلیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



لُطف رہے گا، ہمنشیں زاہدِ باوضُو بھی ہے
آج گھٹا کے دوش پر ساز بھی ہے سُبو بھی ہے

پیشِ نگاہِ مُضطرب حاصلِ جستجُو بھی ہے
یعنی وہ شوخ مائلِ پُرسشِ آرزو بھی ہے

عِطر فِشاں شمیمِ گُل بادِ صبا لطیف تر!
تازہ کُنِ مشامِ جاں گیسوئے مِشک بُو بھی ہے

چنگ بدست نے بہ لب مُطربِ دِلنواز بھی
گرمِ نوا چمن چمن طائرِ خُوش گلُو بھی ہے

تجھ پہ یہ راز مُنکشف زاہدِ خُلد جُو کہاں
حاصلِ جنّتِ نظر عالمِ رنگ و بُو بھی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کھُلا یہ راز شرحِ این و آں سے
کہ تفسیرِ مکاں ہے لامکاں سے

ہوئے پیدا سُراب و آب کتنے
یقیں سے اور کچھ اپنے گماں سے

ہر اک نقشِ قدم میں راہرو کے
نظر آتے ہیں منزل کے نشاں سے

گزر جا بے نیازانہ گزر جا
قفس سے کیا قیودِ دوجہاں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



جبینِ شوق اُٹھ اُٹھ کر جھکی ہے
نہ جانے ربط کیا ہے آستاں سے

اسیری ہی کی اک صورت ہے یہ بھی
کوئی کہہ دے رہینِ آشیاں سے

بھلا دینا ہے غم سے عشرتوں کا
بہت پھرتے رہے ہیں شادماں سے

مری کشتی کو آتا ہے سنبھلنا
ہوائے تند اُلجھے بادباں سے

رہیں گرمِ طوافِ زندگانی
ملا ہے درس یہ سیارگاں سے

نوازا بادۂ عرفاں سے فرحت
طلب شرما گئی پیرِ مغاں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



نہ کر یُوں طنز اے کیفِ بقا سے کھیلنے والے
حیاتِ آشفتہ کب ہیں ہم فنا سے کھیلنے والے

بہاریں تارِ داماں ہیں خزاں چاکِ گریباں ہے
کہاں سمجھیں گے یہ گُل کی قبا سے کھیلنے والے

کہاں اک عزمِ پُختہ اور کہاں اک خواہشِ خُفتہ
تصوّر میں مقامِ ارتقاء سے کھیلنے والے

یہ دو حشر و ازل حلقے ہیں زنجیرِ مشیّت کے
گمانِ ابتدا و انتہا سے کھیلنے والے

خُدا کو ناخدا اور ناخُدا کو تو خدا سمجھا
ارے شرحِ خُدا و ناخُدا سے کھیلنے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



محبت میں کمالِ قوتِ تسخیر پیدا کر
حضورِ حُسن عجز و التجا سے کھیلنے والے

دُعا عینِ تیقّن ہے دُعا حُسنِ طلب کیوں ہو
ارے تقدیس و توقیرِ دُعا سے کھیلنے والے

قبولِ سجدہ سے بڑھ کر کوئی انعام کیا ہوگا
مَتاعِ خُلد و کوثر کی ہوا سے کھیلنے والے

کہیں تاریکیٔ غم میں ضیائے دل نہ کھو جائے
سنبھل اے خواہشاتِ ناروا سے کھیلنے والے

ہوئے وہ محرمِ رازِ خودی بھی اُن سے پُوچھوں گا
جو ہیں فرحتؔ رموزِ ماسوا سے کھیلنے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



☆

جب طبیعت سکوں سے گھبرائی
لے چلا ذوقِ آبلہ پائی

وہ ہوئے مائلِ مسیحائی
موت پھر زندگی سے شرمائی

زُلف بکھری کہ بس گھٹا چھائی
اہلِ تقویٰ پہ اک بلا آئی

طائرِ آرزُو نے پر تولے
صحنِ دِل میں چلی ہے پُروائی

مُڑ کے طوفاں کو بارہا دیکھا
نزدِ ساحل جو موج لے آئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کشمکش وہ جنون وہوش میں ہے
بن گیا حُسن بھی تماشائی

رُوح وتن میں ازل سے نسبت ہے
پھر بھی ہیں تشنۂ شناسائی

شیخ کو خُلد و حُور کا سودا
ہائے یہ لذّتوں کی گیرائی

میکدہ کا یہ مُعجزہ ہے عجیب
کُفر و دیں میں بھی ہے شناسائی

شغلِ مے فرطِ غم میں کیا کرتے
اس میں تھی دُخترِ رَز کی رُسوائی

دن کو مسجد تو شب کو مے خانہ
تجُھ سا فرحت ہے کون ہرجائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



رُونما جب میری صُبحِ مُنتظر ہونے لگی
زندگیٔ شمعِ دل کیوں مختصر ہونے لگی

اللہ اللہ یہ نگاہِ ناز کا حُسنِ کرم
آج تفسیرِ دو عالم مُعتبر ہونے لگی

جب جنون و بے خودی کو مُژدۂ منزل مِلا
آگہی دیوانگی کی ہمسفر ہونے لگی

ظُلمتِ شب جب ذرا حدِ تعیّن سے بڑھی
تیرگی مرہُونِ انوارِ سحر ہونے لگی

بے نیازِ خلوت و جلوت ہوا ذوقِ نظر
جاذِبِ نظّارہ جب میری نظر ہونے لگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



تم نے ہر اک پر بقدرِ ظرف احساں کر دیا
گُل کو خنداں کر دیا شبنم کو گریاں کر دیا

فیصلہ اچھا کیا تو نے یہ قسّامِ ازل!
حُسن کو کافر محبّت کو مُسلماں کر دیا

زندگی و موت کے دو راز تھے ہم سے نہاں
اک نگاہِ ناز نے دونوں کو عُریاں کر دیا

اک دلِ بیمار کے درماں سے اب کیا فائدہ
درد کو جب آپ نے جُزوِ رگِ جاں کر دیا

یہ اُمید و یاس کیوں ہیں سدِ راہِ زندگی
مُجھ کو ان افکار نے فرحتؔ پریشاں کر دیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



قائلِ کشف و کرامات کہاں تھی پہلے
فکر پروردۂ اثبات کہاں تھی پہلے

مجھ پہ بد مستئ صہبائے خودی تھی طاری
میری دانش میں تری ذات کہاں تھی پہلے

حرفِ شبنم اُسے یاد آیا مگر رات ڈھلے
گل کو تمیزِ کنایات کہاں تھی پہلے

اب میں پیتا ہوں بطِ دل سے بزعمِ رندی
میکشی وجہِ مباہات کہاں تھی پہلے

مجھ کو تنہائی نے آئینہ دکھایا ورنہ
میری فرحت سے ملاقات کہاں تھی پہلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



آگہی حیرتِ مرآت سے آگے نہ بڑھی
مُنعکس پرتوِ لمعات سے آگے نہ بڑھی

گمرہی لے ہی اُڑی ہوش و خرد کو آخر
رہبری چند اِشارات سے آگے نہ بڑھی

بادۂ نور کی ہر سمت ترشّح ہوتی
تشنگی لُطفِ خرابات سے آگے نہ بڑھی

ذوقِ نظارہ تو لے آیا لبِ جُوئے جمال
اُف نظر رقصِ حجابات سے آگے نہ بڑھی

نخلِ عرفاں تو فقط چار قدم تھا فرحت
فکر ہی ریگِ روایات سے آگے نہ بڑھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



نصیبِ عظمتِ آدم کو لامکاں بھی نہیں
اور آج راس اُسے پستیٔ جہاں بھی نہیں

مزاجِ عشق کو مرغوب امتحاں بھی نہیں
مگر یہ بات محبت پہ کچھ گراں بھی نہیں

یہ جانتا ہوں کہ عنوان کچھ نہاں بھی نہیں
کسی پہ نوعِ فسانہ مگر عیاں بھی نہیں

دکھا رہا ہوں نئی راہ اک زمانے کو
جو کامگار نہیں سعیٔ رائیگاں بھی نہیں

حریمِ قدس کے پردوں پہ ناز ہے اُن کو
نگاہِ شوق سے مستور وہ جہاں بھی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہوا کچھ آج تو محسوس قُربِ ساقی یوں
رہا وہ دُور تو لیکن کشاں کشاں بھی نہیں

وفورِ شوق میں تعبیر خود کیا جس کو
سرِ نیاز کی قسمت وہ آستاں بھی نہیں

حیاتِ عشق کی اس سادگی پہ اے فرحتؔ
یقیں اگرچہ نہیں ہے تو کچھ گماں بھی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



مری آنکھ تر نہیں
غمِ معتبر نہیں

یہی مرگِ زیست ہے
کوئی چارہ گر نہیں

ترا ہمسفر ہوں میں
مُجھے کُچھ خطر نہیں

مری زندگی ہے کیا
ترا لُطف اگر نہیں

شبِ غم طویل ہو
دلِ غم اثر نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



تری چشمِ مست سا
کوئی باخبر نہیں

یہ نمودِ صبح کیا
تری نامہ بر نہیں

مری چشمِ نیم وا
ابھی حق نگر نہیں

مرا خود ضمیر کیا
مرا راہبر نہیں

تری جستجو تو ہے
مری کچھ خبر نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



یہ صحن و روش یہ شمس و قمر یہ دشت و بیاباں کچھ بھی نہیں
جز اپنی حدِ پروازِ نظر اے دیدۂ حیراں کچھ بھی نہیں

ہے مجھ سے وجودِ ہست و عدم یوں ہست و عدم ہیں لایعنی
یہ زیست کا ساماں کچھ بھی نہیں یہ عمرِ گریزاں کچھ بھی نہیں

اے دستِ جنوں ہے عار تجھے کیوں میری قبائے ہستی سے
میں چاکِ جگر کا قائل ہوں یہ چاکِ گریباں کچھ بھی نہیں

شامل ہے سرشتِ انساں میں طولِ شبِ غم کا عنصر بھی
یہ شامِ فراق و غم آگیں صبحِ شبِ ہجراں کچھ بھی نہیں

کینہ ہے تجھے کس دولت سے اس دامنِ ہستی میں کیا ہے
جز وعدۂ ربِّ کون و مکاں اے گردشِ دوراں کچھ بھی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



اِک راہ پہ مجھ کو چھوڑ دیا منزل کا پتہ کچھ بھی نہ دیا
اُس باب کی میں تمہید بنا جس باب کا عُنواں کچھ بھی نہیں

قسّامِ اَزل نے تو بخشی آدم کو متاعِ عزّو شرف
اے گردشِ دَوراں یہ تو بتا کیا عظمتِ انساں کچھ بھی نہیں

فطرت ہے مری کچھ اِس درجہ مانوسِ حقیقت اے گلچیں
تقریبِ بہاراں کچھ بھی نہیں تخریبِ گلستاں کچھ بھی نہیں

صہبائے گراں مایہ ہے عطا مدّاحِ مئے خودداری ہوں
اے جام وسَبو کے شیدائی یہ خواہشِ ارزاں کچھ بھی نہیں

کیا شرحِ نگاہِ دوست کروں دیکھا ہی نہیں کچھ اسکے سوا
ہوتا ہے عنایت درد بہت اور درد کا درماں کچھ بھی نہیں

وہ کشتیٔ دل ہی ڈوب چکی جو زیست کا حاصل تھی فرحتؔ
اب راحتِ ساحل کچھ بھی نہیں اب شورشِ طوفاں کچھ بھی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



تجھ سے مرا سوال ہے اے زندگی بتا
گم ہوگئی کہاں مری وارفتگی بتا

تیری معاونت میں بھی رہ کر مری حیات
محرومِ کیف کیوں رہی فرزانگی بتا

بے شک نہیں رہا مجھے احساسِ رنج و غم
حاصل ہے کیا نشاط یہ دیوانگی بتا

گُل کر دیئے ہیں تو نے چراغِ یقیں تمام
مشعل کوئی جلائی بھی سرگشتگی بتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہے مجھ سے بدگُماں جو زمانہ ہوا کرے
کیا تو بھی بدگُماں ہے مری سادگی بتا

کِھلتا تو کیا چٹک ہی گیا غُنچۂ حیات
شیشہ کہاں سے آئے اب اے تشنگی بتا

دامن رہا ہے کس لئے محرومِ التفات
مشقِ سجودِ شوق کی پاکیزگی بتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



Forw...
BY THE ...MENT OF CULTURE
GOVERNMENT OF INDIA

تذکرہ کچھ اہرمن کا ہے نہ کچھ یزداں کا ہے
عالمِ امکاں میں چرچا فطرتِ انساں کا ہے

کب ہے مجھ کو شکوۂ کوتاہئ دستِ کرم
ہے گلا کوئی تو اپنی تنگئ داماں کا ہے

پڑ گئی کس کی نظر یہ معجزہ کیا ہو گیا
کیوں اثر بنتِ عنب میں بادۂ عرفاں کا ہے

کہکشاں کی یہ لکیریں ٹمٹماتے سے نجوم
عکس گردوں پر مرے اشکِ سرِ مژگاں کا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



راز دارِ لیلیٰ حُسنِ ازل میں ہی تو ہُوں
پردۂ محمل ہے کیا گوشہ مرے داماں کا ہے

کہہ گیا مجُھ سے بھڑک کر وہ حدیثِ زندگی
ہر چراغِ کُشتہ گویا ترجماں ایماں کا ہے

ایک مرکز پر سمٹ آئیں سبھی کیفیّتیں
اب یقیں فرحت دلِ شائستۂ حرماں کا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ایک نگاہِ ناز میں دو ہیں مزاجِ مُستتر
ایک ہے آئینہ شکن ایک ہے آئینہ نگر

یہ ہے کمالِ اتّقا دونوں ہیں اک مقام پر
میری نگاہ مُنتظِر تیرا جمال مُنتظَر

حیف نظامِ زندگی اُف یہ مذاقِ آگہی
میری حیات خار و خس دَرک ہے شُعلہ و شرر

تشنہ لبی نے وا کیا بابِ معانیٔ قدح
کیف سَری تھی آج تک قدرِ عطا سے بیخبر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



حُسنِ یقیں کو کیا ہوا آج یقیں کہاں گیا
سجدہ بسجدہ دربدر مقصدِ بندگی دِگر

شیشۂ دل نے ٹوٹ کر آج مجھے جگا دیا
میں تو ردائے کیف میں سویا ہوا تھا بے خبر

کیا ہے نظارۂ اِرم کیا ہے نظارۂ جناں
سب کو تری جناب میں بھول گئی مری نظر

تیرا شبابِ موجزن بادِ صبا شمیمِ گُل
ایک سحابِ دُرفشاں تیری نگاہِ عشوہ گر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



انجمنِ بہار میں نازِ بُتاں کی بات کر
لُطفِ خرامِ ساقیٔ و سروِ رواں کی بات کر

شیخِ حرم کا ذکر کیا دیکھ اُمنڈ چلی گھٹا
ساقیٔ نوبہار کی پیرِ مُغاں کی بات کر

زُہد و ورَع کا واسطہ جُوئے طُہور کی قسم
آج کسی کے دیدۂ بادہ فِشاں کی بات کر

توبہ کی آج فاتحہ پڑھنے چلے ہیں بادہ کش
ابر سیاہ پوش ہے رطلِ گِراں کی بات کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



اشتیاقِ خواجگی سے بندگی شرما گئی
اور طرزِ بندگی سے خواجگی شرما گئی

مرکزِ نظّارہ جب بننے لگے حُسن وجمال
شِدّتِ ذوقِ نمو سے غُنچگی شرما گئی

جذبۂ خودداری و پاسِ وفا نے کیا کیا
چارہ گر سے کیوں مری بیچارگی شرما گئی

مُنفعل ہے زیست مرآتِ حقیقت دیکھ کر
اِقترارِ زندگی سے زندگی شرما گئی

آج کس خُوش گام کے نقشِ قدم کو دے اُٹھے
کہکشاں کی ۔ ماہ کی زخشندگی شرما گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ماہِ تمام مُظہرِ عکسِ جمال ہے
بن جائے تیرا مدِّ مُقابِل مُحال ہے

یہ ہی غرور و زُعمِ انا کا مآل ہے
دورِ خزاں کو قسمتِ گُل کا ملال ہے

زُہد و ورع کو ٹھیس لگے کیا مجال ہے
زاہد شراب کب ہے یہ آبِ زُلال ہے

بڑھنے لگی ہے اور ضیا کُفرِ عشق کی
سایہ فگن رخیال پہ قاشِ ہلال ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کوئی خطا ہوئی تو وہ اِبلیس سے ہوئی
اپنی جبیں پہ کیوں عرقِ انفعال ہے

زہرابِ غم کو آؤ سمولیں شراب میں
تنویر و تیرگی کا یہ وقتِ وصال ہے

اپنے ہی دستِ شوق و جنوں کے طفیل سے
ہر غنچۂ امید مرا پائمال ہے

ہے نشترِ نگاہ رگِ دِل پہ زخمہ زن
مقصودِ زخمِ دِل کا مگر اندمال ہے

فرسودہ ہو چکی ہے حدیثِ کلیم و طور
اب تک مری نگاہ رہینِ جمال ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



رہِ ہستی میں کیا ہو تیرگی کم
ہے قندیلِ یقیں میں روشنی کم

قسم آدم کی تجھ کو ابنِ آدم!
نہ ہونے دے وقارِ آدمی کم

جنابِ خضر دیں مجھ کو دعائیں
نہ ہو میرا مذاقِ گمرہی کم

ہیں مبہم چشمِ ساقی کے اشارے
نہ افزوں ہے نہ میری تشنگی کم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



بڑھا رنگینیاں کچھ اور واعظ
بیانِ خُلد میں ہے دِلکشی کم

وقارِ خواجگی کو کیا کروں گا
نہیں کچھ انکارِ بندگی کم

قناعت تُو نے اک ساغر پہ کرلی
نہ تھی فرحت شرابِ زندگی کم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



تڑپ کلی کی ہے یہ عشرتِ نمو کے لئے
کہ اضطراب ہے عرفانِ رنگ و بُو کے لئے

رموزِ عرش تو کھُل جائیں گے کبھی نہ کبھی
حیات وقفہ ہے خود اپنی جستجو کے لئے

کچھ اِس قدر دلِ پُر شوق بے خبر بھی نہیں
مگر بضد ہے وہ انجامِ آرزو کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



چمن میں غُنچے ہوئے مائلِ اذاں جِس دم
لُٹائی صُبح نے شبنم وہیں وضو کے لئے

شمیمِ گلشنِ رِضواں بصد نیاز آئی
خِراج لے کے تری زُلفِ مِشکبُو کے لئے

جگر کا چاک ہے مرہونِ بخیہ گر کیوں ہو
یہ خود ہی رِشتہ وسوزن بھی ہے رفو کے لئے

ندیم کِس کے قدم ہیں یہ زیبِ کاہکشاں
چلا یہ کون کدھر کِس کی جُستجو کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



صعوبت و نشاطِ این و آں بھلا کے پی گیا
میں آج کائناتِ بیخودی پہ چھا کے پی گیا

زبانِ شیخ پر ہے ذکر جس مئے طہور کا
وہ ساقیٔ بہار سے نظر بِلا کے پی گیا

شبیہِ دوست کھینچ کر میں پردۂ خیال پر
نشاط و غم کی محفلیں سجا سجا کے پی گیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



بفرطِ شوق مُحتسِب بہ احترامِ اتّقاء
نظر بچا کے مانگ لی جبیں جُھکا کے پی گیا

چھلک کے خمِ کوثر آج میکدہ میں آگئی
بزعمِ خویش شیخ کو دِکھا دِکھا کے پی گیا

تاثّراتِ زندگی تغیّراتِ دو جہاں
یہ شانِ ضبط دیکھئے کہ مُسکرا کے پی گیا

مرا ایاغِ لالہ گُوں بھی جامِ جم سے کم نہیں
توہّمات کی نقاب اُٹھا اُٹھا کے پی گیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



٭

عجب عناصرِ عالم میں ربطِ باہم ہے
بکھر بکھر کے بھی شیرازہ یہ منظّم ہے

جسے حیات سے تعبیر کر رہا ہے جہاں
مری حسین تمنّا کا ایک ماتم ہے

تری نگاہ اِشارہ ہے جام اُٹھانے کا
کہ ترکِ بنتِ عنب کا یہ اِذنِ مبہم ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہمارے اشک میں ہے خُنکیٔ ریاضِ جناں
اِسی میں رقص کُناں شُعلۂ جہنّم ہے

ہے کون سایہ فگن شمعِ درکِ انساں پر
جو اپنے سایہ سے اِنسان آج برہم ہے

مذاقِ صنعتِ آذر بہ جانۂ شیخِ حرم
ہر اک گُمان میں حُسنِ یقین مُدغم ہے

صفائے قلب و نظر کیا نصیب ہو فرحتؔ
کہ گردِ غم سے مکدّر سرشتِ آدم ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



☆

شرابِ خوشگوار ہے پھوار ہے نکھار ہے
جمالِ دلنواز ہے بہار ہی بہار ہے

اُنڈیل دی ہیں رنگ کی صُراحیاں بہار نے
فلک برنگِ صد چمن برنگِ بے شُمار ہے

ہوا کے لب پہ بنسری ہے آبشار چنگ زن
گھٹائیں طبلہ زن فضا کے دوش پر ستار ہے

ہیں نغمہ سنج گُلستاں میں طائرانِ خُوش گلو
لبوں پہ عندلیب کے ترانۂ بہار ہے

شُعاعِ زندگی عناصرِ جہاں کو چھُو گئی
زمیں کا ذرہ ذرہ زندگی کا اک شرار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



یہ اُودے اُودے بادلوں میں برقِ خندہ زن نہیں
بدستِ ساقیٔ بہار تیغِ آبدار ہے

گلوں کے ہار ہیں کلائیوں میں شاخ شاخ کی
روش روش پہ باغ کی گمانِ خلد زار ہے

چھلک پڑا ہے گویا حوضِ کوثر آج ایک بیک
بشر تو کیا تمام کائنات میگسار ہے

فلک سے جو چھلک پڑے زمیں سے جو اُبل پڑے
وہ جوششِ بہار ہے وہ شورشِ بہار ہے

فضا ہے پُرخروش و محوِ رقص و رنگ اس قدر
بہارِ باغِ خلد بھی زمین پر نثار ہے

کنارِ جُو نگار روئے یہ ماہتاب و چنگ و نَے
وہ ہوشیار ہی نہیں جو آج ہوشیار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



سرِشکِ غم دُرِ شہوار بھی ہے
یہ ہے ظُلمت اثر ضوبار بھی ہے

تلاشِ دِل مرا حُسنِ ازل کا
مُحیطِ عالمِ اسرار بھی ہے

نیاز و ناز میں ہے آشتی بھی
مگر اک دائمی پیکار بھی ہے

نفس میرا نقیبِ عُمرِ فانی
ربابِ زیست کی جھنکار بھی ہے

تڑپ کر سو گئی جو میرے دِل میں
وہ حسرت فِتنۂ بیدار بھی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



نفقط اک گام ہے اُمّید غم سے
سفر کم ہے مگر دُشوار بھی ہے

درِ کعبہ ترا نقشِ کفِ پا
جبینِ شوق کا شہکار بھی ہے

اگر عرفانِ نغماتِ خفی ہو
خموشی عالمِ گفتار بھی ہے

نہیں کچھ مولدِ غم ہی مرا دل
تجلّی خانۂ افکار بھی ہے

حجابِ قُلقُلِ مینا میں مُضمر
حدیثِ رِندِ خوش اطوار بھی ہے

دلِ فرحت فدائے ساغرِ مُل
رہینِ سُبحہ و زُنّار بھی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



درس دِیتا ہے شکیبائی کا
وہ تِرا زَعم مسِیحائی کا

طائرِ دید تماشائی کا
مُعترِف ہے تری گیرائی کا

ہے یہی شرحِ حدیثِ آدم
زندگی نام ہے رُسوائی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



نَقصِ پروازِ نظر ہے ورنہ
آئینہ ہوں تری یکتائی کا

بن گیا راہنمائے منزل
وہ بھٹکنا ترے سودائی کا

تیری محفل کی فضائے رنگیں
نقش جیسے کوئی چغتائی کا

بن گیا سوزِ محبت فرحت
اِک حریف آتشِ مینائی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



اُس دِل پہ کوئی مائلِ الطاف و کرم تھا
وہ دِل کہ جو دریوزہ گرِ جور و ستم تھا

غنچہ کی بقا اُس کی خموشی میں نہاں تھی
کھِلتے ہی جو گُل تھا وہی بادیدۂ نم تھا

جو رِند کہ تھا جام بکف بزمِ جہاں میں
دراصل وہی واقفِ اسرارِ الم تھا

آغوش کُشا کب ہوا اس کے لئے کوئی
وہ درد جو پروردۂ اربابِ ہمم تھا

قُربان کیا حُسن کے ہر نقشِ قدم پر
وہ سجدہ جو شائستۂ محرابِ حرم تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



واقف ہوں فسوں کاریٔ تلقین سے واعظ
میں بھی تو کبھی غاشیہ بردارِ حرم تھا

تسلیم کیا اس کو مُقدّر ہوئی جو شے
سرِ خم تھا مرا جب یدِ قُدرت میں قلم تھا

مسدُود رہے فکر و نظر نقشِ خزاں تک
گو پیشِ نظر رقص کُناں باغِ اِرم تھا

گنجائشِ صہبائے مسرت ہی کہاں تھی
دل اصل میں معمُورِ مئے یاس و الم تھا

وہ آہ ہی گئی اب لبِ مجبور پہ فرحتؔ
جس آہ پہ موقوف محبت کا بھرم تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



3781

اُن کے نازک لبوں پر انوکھی ہنسی
جیسے کِھلتی کلی جیسے بہتی ندی

خاکِ گُلشن سے پھر ایک اُبھری کلی
پھر ہنسی موت کے نام پر زندگی

میرے ہمراہ کچھ دیر چلتی رہی
پھر مری زندگی مجھ سے کترا گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



دُور ہوتی گئی جب میں آگے بڑھا
رُک گیا میں تو منزل نے آواز دی

یہ تلوّن شعاریٔ چشمِ کرم
بارہا اپنی تقدیر بگڑی بنی

کیفِ نظّارۂ راہ میں کھو گئے
اور منزل اشارے ہی کرتی رہی

موجِ غم نے ڈبویا ہمیں بارہا
اور سہارے بھی یہ موج دیتی رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



بہار آگئی ہے پھر شمیمِ جاں لئے ہوئے
چٹک اُٹھے ہیں غنچے شادمانیاں لئے ہوئے

برس رہی ہے نغمگی سی چار سُو فضاؤں سے
گلوں کے دل دھڑک رہے ہیں سازِ جاں لئے ہوئے

ہر ایک شاخِ غنچۂ گُل چمن ہے سرنگوں
وہ آرہے ہیں رنگ و بُو کی آندھیاں لئے ہوئے

کہاں بساطِ دل کہ تابِ شوخیوں کی لا سکے
جناب کی تو ہر ادا ہے امتحاں لئے ہوئے

یہ بحرِ ماہ و انجم آج کس طرف کو بہہ چلا
ہے لہر لہر اُن کی نرم گامیاں لئے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



گزر گیا اِدھر سے کون برق انتساب پھر
یہ کِس کی جگمگاہٹیں ہے کہکشاں لئے ہوئے

نفس نفس ہے شعلہ زا مِری حیاتِ عشق کا
نظر نظر میں آ گئے وہ بجلیاں لئے ہوئے

غم و خوشی سے میگُسار کھیلتے چلے گئے
دِلوں میں کیفِ بےخودی کا اک جہاں لئے ہوئے

نظر وہ ہے کہ زندگی کو بےنقاب دیکھ لے
حجاب لاکھ زندگی ہو درمیاں لئے ہوئے

چراغِ صُبح کانپ اٹھا ستارے ماند پڑ گئے
سحر ہے شامِ زندگی کا بھی نِشاں لئے ہوئے

بجا کہ جادۂ قضا ہے خوفناک و پُر خطر
ہے دونوں سمت زندگی کی وادیاں لئے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کیوں گلشن اُمید مرا سوگوار ہے
شام خزاں کے بعد ہی صبحِ بہار ہے

جس کے حضور چرخ بھی سجدہ گزار ہے
فرحتؔ وہ میرا عزمِ ستارہ شکار ہے

ہے جس سے اُن کے حُسنِ تغافل کا تکملہ
وہ میرا شوق ہے وہ مرا انتظار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہم اپنے دل میں شمع محبّت جلا چکے
وہ گُل اگر کریں تو اُنہیں اختیار ہے

وہ جنّتِ نظر ہو کہ فردوسِ گوش ہو
بس عشرتِ خیال کا اک شاہکار ہے

مجبوب جس میں ہے رُخِ منزل مرے ندیم
وہ تو خود اپنی راہ گزر کا غُبار ہے

یہ کارگاہِ حُسنِ ازل کے ہیں مرحلے
دامانِ عقل و ہوش یہاں تار تار ہے

علم و ادب کی شمع ہے روشن جہاں مُدام
دلّی ہے اُس کا نام وہ میرا دیار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



حیاتِ لااُبالی مُجھ کو فرحت ساز گار آئی
کہ اِستغنا میں عشرت بے نیازِ اضطرار آئی

سِتم کی راہ سے جب بے وفائی کامگار آئی
تو پھر راہ محبت سے وفا کیوں سوگوار آئی

فریبِ یک تبسّم سے قبائے گُل ہے صد پارہ
شگوفوں کے لئے کیا کیا بھرم لے کر بہار آئی

مری قسمت مجھے منزل پہ اب لائی تو کیا حاصل
جو دن تھے زندگی کے وہ تو رستے میں گزار آئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



یہ کیا اندازِ قسّامِ ازل تھا کیا نوازش تھی
مرے حصّہ میں لے دے کر حیاتِ مستعار آئی

تہی کشکولِ نرگس اور ہے ساغر بکف لالہ
یہ کس انداز سے اب کے بہارِ کم عیار آئی

مرے کام و دہن کی آزمائش کے لئے شاید
مئے دو آتشہ پیہم برنگِ نور و نار آئی

ہوئی طوق و سلاسل کو ہمارے جب کبھی جنبش
صدائے رستگاری ہم کو فرحت بار بار آئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



سُرور و کیفِ نظر میرا مُستعار نہیں
مری نگاہ تو ممنونِ لالہ زار نہیں

بصد نیاز و گُزارش وہ جلوہ بار نہیں
نظر وہ ذوقِ طلب کیا جو پُختہ کار نہیں

جِدھر سے قافلۂ دو جہاں گُزرتا ہے
ندیم دِل مرا اُس راہ کا غُبار نہیں

عطا ہو تابِ نظارہ بھی قبلِ نظّارہ
کہ مُجھ کو ظرفِ نظر پر کُچھ اعتبار نہیں

اگرچہ دولتِ کونین ہے اِسے حاصل
مگر یہ دِل ہے کہ شائستۂ قرار نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



جنون وہوش کی اِس دار و گیر کی سوگند
یقینِ منزلِ مقصود اُستوار نہیں

ہر ایک گُل ہے پریشاں ملول ہیں غنچے
بہار کو بھی خود اپنے پر اعتبار نہیں

برنگِ پیرِ مُغاں پی اگر ہے تشنۂ مے
مذاقِ عام کوئی وجہِ اِفتخار نہیں

طواف میری شبِ غم کے بار بار کئے
سحر کو بھی تری فُرقت میں کچھ قرار نہیں

ابھی سے تاجرِ جنّت بھی بن گیا واعِظ
ابھی تو خود بھی وہ فردوس در کنار نہیں

جہانِ حُسن کے ہر جورِ ناروا کی قسم
وفا شعار سا کوئی گُناہ گار نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



یہ بات کیا ہے خلش سی جو دل میں ہوتی ہے
مجھے تو آج کسی کا بھی اِنتظار نہیں

وفُورِ یاس نے ہر آرزو مٹا ڈالی
اک اِضطراب تو ہے دل میں اِضطرار نہیں

حضورِ حُسن یہ غمّازیاں مرے دِل کی
درائے شوق ہے دل اپنا رازدار نہیں

چلا ہوں بے سر و ساماں جہاں سے اے فرحتؔ
نگاہِ لُطف کی کوئی بھی یادگار نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



گریبانِ قبائے زیست میں اک تار باقی ہے
اجل دم لے ابھی تو منزلِ دُشوار باقی ہے

ذرا اے دِل محبّت کا ترانہ تیز تر کر دے
ابھی کچھ امتیازِ کافر و دیندار باقی ہے

ستمگاری کو تنہا کیوں شعارِ آسماں سمجھوں؟
ابھی شرحِ مزاجِ چرخِ کج رفتار باقی ہے

بلا نوش اس خراباتِ جہاں سے کس قدر گزرے
لبِ ساغر پہ ذکرِ رندِ خوش اطوار باقی ہے

رہے گرمِ طوافِ دیر و کعبہ مدّتوں لیکن
تمنّائے طوافِ آستانِ یار باقی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



☆

دِل کو نصیب غم کی قیادت نہیں رہی
اب جُستجوئے عیش میں لذّت نہیں رہی

نیرنگِ چشمِ دوست ہے مُجھ پر اثر پذیر
اب مرگ و زیست میں وہ رقابت نہیں رہی

بدلی ہوئی ہے قدرِ گریباں دریدگی
یا خندہ ہائے گُل میں صداقت نہیں رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



اپنی طبیعت آج بہ فیضِ غمِ حیات
مِارحت کُنِ متاعِ لطافت نہیں رہی

شکوہ غلط ہے رحمتِ پروردگار سے
مجھ کو ہی قدرِ اشکِ ندامت نہیں رہی

عرفان آج راندۂ درگاہِ عقل ہے
اُف آشتئ چشم و بصارت نہیں رہی

کھُلنے لگا ہے آتشِ سیّال کا بھرم
اب بزم مے بھی باعثِ فرحت نہیں رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



مجمعِ رامش گراں ہے بزمِ عشرت کوش میں
حرفِ تشنہ غرق ہے آہنگِ نوشانوش میں

مُرتسم تو ہو چکے ہیں کچھ نُقوشِ زندگی
زندگی آئی نہیں لیکن ابھی تک ہوش میں

جادۂ عصیاں میں اک اک گام پر سنبھلے مگر
لغزشیں بھی ہو گئیں ہیں انتہائے جوش میں

عاقبت اندیشئ انساں کے قرباں جائیے
زندگی دیکھی تو اُس نے زندگئ دوش میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



میگُساری ہمکنارِ معنیٔ عرفاں ہو گیا
گُم ہے فرقِ بیخودی و اِنتشارِ ہوش میں

اِس قدر مجبُور بھی کچھ دیدۂ گریاں نہیں
شورشِ محشر بھی ہے اِس فتنۂ خاموش میں

رُونما پردوں سے کر دیتی ہے بس زخمہ زنی
ورنہ ہر صُورت ہے نغمہ ساز کے آغوش میں

لُطف اندوزِ نوائے سازِ عشرت ہو چکا!
محوِ اب ہوتا ہوں کیفِ نغمۂ رُوپوش میں

عرصۂ دل کی حدیں فرحت نہ آخر پا سکیں
وسعتِ کون و مکاں ہے یُوں مرے آغوش میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



چارہ سازِ بیکسی کوئی نہیں کوئی نہیں
اے غمِ بیچارگی کوئی نہیں کوئی نہیں

دِل کی ویرانی میں کھو جاتے ہیں سب نغماتِ دِل
شاہدِ جذبات ہی کوئی نہیں کوئی نہیں

ہے شکستہ سا سفینہ اور مُسافر بے شمار
ناخدائے زندگی کوئی نہیں کوئی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



اُن کے قدموں کی نہ تھی آہٹ تجھے دھوکا ہوا
اے بلکتی زندگی کوئی نہیں کوئی نہیں

میکدہ میں جام و صہبا رند و ساقی ہیں سبھی
جو بُجھا دے تشنگی کوئی نہیں کوئی نہیں

لذّتِ زہرابِ غم تو پوچھنے والے بہت
غمگسارِ زندگی کوئی نہیں کوئی نہیں

میکدہ میں لُٹ چکی ساقی جو صہبائے یقیں
کیا فریبِ زیست بھی کوئی نہیں کوئی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



آفات کا شیرازہ منظوم نہ ہو جائے
دل کے لئے اُلفت ہی مرسُوم نہ ہو جائے

تسکینِ مجازی بھی زہراب سے کیا کم ہے
یہ ذوقِ تلاشِ حق مسمُوم نہ ہو جائے

اخفائے محبّت بھی اس درجہ نہیں لازم
مفہومِ محبّت ہی موہوم نہ ہو جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



یہ طرزِ ستمرانی کچھ زیب نہیں دیتی
دُنیا سے وفاکیشی معدُوم نہ ہوجائے

اے حُسنِ حیاساماں پردے تو اُٹھیں لیکن
جلوؤں سے نظر میری محرُوم نہ ہوجائے

یہ چاک گریبانی' یہ لغزشِ مستانہ
از نامِ جنوں اُلفت موسُوم نہ ہوجائے

دُنیائے مُحبّت کے اطوار بدلنے ہیں
عنوانِ محبّت یوں مذمُوم نہ ہوجائے

اِس خوف سے لرزاں تھا میں روزازلِ فرحت
ناکامیٔ اُلفت ہی مقسُوم نہ ہوجائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ایک جلوہ ایک نغمہ ایک پیمانہ ابھی
زندگی کا ہمنشیں مت چھیڑ افسانہ ابھی

لذّتِ صہبا سے ہوں ساقی میں بیگانہ ابھی
ہو رہا ہے بند کیوں ہستی کا میخانہ ابھی

حیرتِ جلوہ مری آنکھوں کا پردہ بن گئی
ہوں سرِ منزل مگر منزل سے بیگانہ ابھی

دیکھ تو پی کر ذرا سی آج صہبائے خودی
دیکھ بنتا ہے جہاں اک آئینہ خانہ ابھی

کھُل گیا گر میکشوں پر دُردِ صہبا کا بھرم
گُونج اُٹھے گا نوائے غم سے میخانہ ابھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



سُن رہے ہیں قِصّۂ آدم ازل سے ہم مگر
ہے وہی کیفیّتِ آغازِ افسانہ ابھی

کاسۂ دل کو مُجلّیٰ اور کر لوں تو چلوں
در خورِ حُسنِ ازل کب ہے یہ نذرانہ ابھی

گیسوئے کونین تو مِنّت کشِ شانہ نہیں
ہاں مگر اُلجھا ہوا ہے ذہنِ فرزانہ ابھی

جس قدر پیتا گیا میں تشنگی بڑھتی گئی
بس یہی تھی آرزو اور ایک پیمانہ ابھی

صِدق دل سے ساقیٔ فطرت کو اِک آواز دے
دیکھ آتا ہے ترے ہاتھوں میں پیمانہ ابھی

نُزہتِ نظّارہ کب حاصل ہوئی فرصت مجھے
ہوں اسیرِ کارگاہِ حُسنِ جانانہ ابھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



نشیدِ بربطِ حرماں بدل کے دیکھوں گا
کوائفِ غمِ دوراں بدل کے دیکھوں گا

فریب خوردۂ ریوِ شبِ وصال ہوں میں
تاثرِ شبِ ہجراں بدل کے دیکھوں گا

اثر پذیر بہار و خزاں کہاں تک ہیں
نظامِ بزمِ گلستاں بدل کے دیکھوں گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



تہذیبِ مرگ ہی ستیزۂ حیات نہ ہو
میں اِس کتاب کا عُنواں بدل کے دیکھوں گا

نظامِ عالمِ امکاں سے آشنا ہو کر
میں شرحِ گردشِ دوراں بدل کے دیکھوں گا

مذاقِ راحتِ دل لاحقِ حیات ہے کیوں
جہانِ حسرت وارماں بدل کے دیکھوں گا

رہینِ چاکِ گریباں قبائے زیست ہے کیوں
میں رسمِ چاکِ گریباں بدل کے دیکھوں گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کِس پر کرمِ عیسٰی دوراں نہیں ہوتا
اک میں ہوں کہ منّت کشِ درماں نہیں ہوتا

دونوں ہی تو ہیں خار و گُل اک گود کے پالے
گل ہی میں تو کُچھ حُسنِ گُلستاں نہیں ہوتا

نرگس کو شرف دید کا حاصل ہے چمن میں
ہر پھُول تو اک دیدۂ حیراں نہیں ہوتا

دُنیا ہی پہ موقوف ہے یہ شورشِ پیہم
ہنگامہ یہ در شہرِ خموشاں نہیں ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



اک رشتہ ہے اللہ کی مخلوق میں قائم
اس رشتہ کا قائل مگر انساں نہیں ہوتا

وحشت ہے تو کیوں پردۂ شب چاک نہ کر دوں
میرا تو جنوں صرفِ گریباں نہیں ہوتا

اوجھل ہوئے آنکھوں سے وہ اک جلوہ دکھا کر
پھر نظمِ جہاں کیسے پریشاں نہیں ہوتا

کیوں پھول چڑھیں شمع جلے میری لحد پر
یہ گورِ غریباں کا توساماں نہیں ہوتا

گلشن میں وہی آج بھی اندازِ کہن ہے
فرحتؔ مجھے یوں شوقِ گلستاں نہیں ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

37882 

3782

اک نوحہ گرِ عشق کی غمّاز نہیں ہے
اُلفت مری گو بجی ہوئی آواز نہیں ہے

دُشوار اگر ہے تو فقط منزلِ ہستی
دو گام مگر انجمنِ ناز نہیں ہے

ہے سازِ ازل بھی مرا دِل سازِ اجل بھی
دھڑکن یہ فقط زیست کی آواز نہیں ہے

خائف نہیں صیّاد سے پابندِ وفا ہوں
قدرت ہے مگر خواہشِ پرواز نہیں ہے

فرحتؔ پہ نوازش ہے یہ اربابِ سُخن کی
کچھ اپنی طبیعت پہ اُسے ناز نہیں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



سدِّ راہِ بندگی وَہم و گُماں کوئی نہ ہو
سجدہ و در میں حجابِ درمیاں کوئی نہ ہو

بن گئے وہ آج وجہِ چشمکِ دَیر و حرم
میکدہ میں محوِ ناقُوس واذاں کوئی نہ ہو

کیمیائے خام تو ہوتا نہیں اِکسیرِ دِل
کارگاہِ عشق میں کیوں اِمتحاں کوئی نہ ہو

زندگی کیفیّتِ یک نغمۂ غمّاز ہے
پردۂ اَسرار میں کیوں نغمہ خواں کوئی نہ ہو

آج فرحت کے لبوں پر یہ دُعا آ ہی گئی
مُبتلائے گردشِ ہفت آسماں کوئی نہ ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



☆

ترس رہی ہے خرد خود ہی روشنی کے لئے
یہ اِک چراغ جلایا تھا آگہی کے لئے

سنبھل سکا نہ ابھی بارِ غم بھی اِنساں سے
دُعا ہے لب پہ مگر عیش دائمی کے لئے

نشاط۔ رنج۔ سکوں۔ اضطراب۔ اِستغنا
عجب ہے زادِ سفر راہِ زندگی کے لئے

قیود و ضابطۂ رہبری سے تنگ آکر
اُٹھے ہیں دستِ دُعا آج گمرہی کے لئے

نفس نفس یہ صدا آرہی ہے اے فرحت
حیات جادہ ہے اک مرگِ لازمی کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# نظمیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# جستجوئے آوارہ

فریبِ مسرت نشاں ڈھونڈتا ہوں
غمِ دو جہاں سے اماں ڈھونڈتا ہوں

سُبک ہو جہاں بارِ ذوقِ پرستش
میں ایسا کوئی آستاں ڈھونڈتا ہوں

محبّت کا ہدیہ جو منظور کرلے
زمانہ میں وہ مہرباں ڈھونڈتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



جو میری حقیقت کا اظہار کردے
وہ ساقی وہ رطلِ گراں ڈھونڈتا ہوں

چھپالیں جو دامن میں اپنا بنا کر
میں ایسے زمین و زماں ڈھونڈتا ہوں

وہ مشفق جو سُن لے مری داستاں بھی
سرِ محفلِ دوستاں ڈھونڈتا ہوں

اب اُکتا کے گھبرا کے آوارگی سے
برائے سکوں آشیاں ڈھونڈتا ہوں

چمن میں جواب تک گزاری بہ فرحت
اُسی زندگی کا نشاں ڈھونڈتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# لمحاتِ زندگی

ابھی ابھی بدلیاں چمن پر شرابِ اُلفت چھڑک رہی تھیں
ابھی ابھی دِلنواز کلیاں بفرطِ عشرت چٹک رہی تھیں

ہوائے بدمست بہکی بہکی سی ڈالی ڈالی پہ جھُومتی تھی
زمیں کی چھاتی اُبھر اُبھر کر فلک کے دامن کو چُومتی تھی

جوانیوں کے عَلَم اُٹھا کر شجر شجر لہلہا رہا تھا
برس رہا تھا شفق سے زر اور سِندور سُورج لُٹا رہا تھا

فلک پہ تنویر و تیرگی کے حسین آنچل مچل رہے تھے
شباب موجیں سی لے رہا تھا قدم بمشکل سنبھل رہے تھے

وہ کیا سماں تھا کہ تھیں جب تم لباسِ قوسِ قُزح لپیٹے
وہ کیا جگہ تھی کہ مِل گئے تھے جہاں کو دامن میں ہم سمیٹے

سبوئے اَوقات سے وہ لمحے چھلک رہے تھے اُبل رہے تھے
مچل مچل کر سنبھل رہے تھے سنبھل سنبھل کر مچل رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



بچھا کے میں سیج بادلوں کی بنا کے تکیہ میں کہکشاں کا
لپیٹ کے چادر میں چاندنی کی حسین خوابوں میں کھو گیا تھا

سہانی راتوں کی انکھڑیوں کو تھپک تھپک کر سُلا رہا تھا
سُروں پہ تاروں کے خواب آگیں میں ایک لوری سُنا رہا تھا

ندی محبت کی بہہ رہی تھی میں پی رہا تھا پلا رہا تھا
پُھوار رحمت کی پڑ رہی تھی سبھی کو میکش بنا رہا تھا

نہ ہوشِ فردا و دی تھا مُجھ کو وہ کیا جہاں تھا وہ کیا زمانہ
وہ کیا زمیں تھی وہ آسماں کیا ہر اک کی رفتار والہانہ

شرابِ گلفام تھی شفق کی ایاغِ مہر و قمر بہم تھے
اگر نہ ملتا کسی کا آنچل تو یہ خزانے بھی مجھ کو کم تھے

مۓ محبت میں بھیگے بھیگے یہ لمحے پینگیں بڑھا رہے تھے
فرازِ پیہم قریب آ کر نشیب کا منہ چڑا رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



مگر اسی خوابِ جانفزا میں نظارۂ دلفگار دیکھا
دلِ طیورِ چمن میں پیدا انفس نفس انتشار دیکھا

مگر اسی محفلِ طرب میں سُنی الم کی پکاریں نے
انہی بہاروں کی تہہ میں دیکھے خزاں کے نقش و نگاریں نے

کلی بزعمِ شبابِ رعنا شراب شبنم کی پی رہی تھی
شباب کا چل رہا تھا جادو وہ پھُول کر پھول بن گئی تھی

کھُلیں جو مستی سے اُس کی آنکھیں تو ہر نظارہ بدل رہا تھا
وہ اَوج اب ہو رہا تھا رُخصت فلک پہ خورشید ڈھل رہا تھا

غریقِ افکارِ زندگی تھی کہ ہو چلی شامِ زندگانی
ہر ایک تھا برگ دستِ حسرت کہ چھن گیا جامِ زندگانی

یہ لمحے بن بن کے اشک آنکھوں میں وقت کی ڈبڈبا رہے تھے
نہ جانے غم کا تھا یا خوشی کا فسانہ کوئی سُنا رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ابھی بہار و خزاں کا عالم ہی باعثِ حیرت نظر تھا
مگر یہ گلگونِ خواب میرا مرے تخیّل سے تیز تر تھا

نہ جانے کس سمت لے گیا وہ نہ جانے تھی کون سی وہ دُنیا
کسی کو حیراں کسی کو خنداں کسی کو زار و ملول دیکھا

ہر اک نے فردِ عمل پڑھی پھر روِش یہ کیا تھی حساب کیا تھا
کسی کو دوزخ کسی کو جنّت گُناہ کیا تھا ثواب کیا تھا

وہی مرا کہکشاں کا تکیہ جو زیرِ سر تھا سرک رہا تھا
وہ نُقرئی فرش بادلوں کا چِتا کی صُورت دہک رہا تھا

چراغِ ادراک و آگہی اب فضا میں ضو بار ہو رہا تھا
خُمارِ دوشیں اُتر رہا تھا شعور بیدار ہو رہا تھا

یہ لمحے سرشار دکیف ساماں ابھی تو آنکھیں ہی مَل رہے تھے
مگر یہ ارض وسما، ادھر اک عجیب کروٹ بدل رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہٹا دیا میرے خواب نے گو نقابِ تصویرِ زندگانی
مگر کھلا تو بھرم کھلا یہ بھرم ہے خود اِک جہانِ فانی

معمّہ اک بن کے رہ گئی ہے یہ برق و باراں کی گڑگڑاہٹ
حقیقتوں کی یہ کسمساہٹ حسین خوابوں کی جگمگاہٹ

یہ کشمکش اِنبساط و غم کی بہار پر وہ نظر خزاں کی
یہ کروٹیں شام اور سحر کی بلندیاں پستیاں جہاں کی

مری نظر محوِ جستجو ہے مگر ہے پابستۂ سلاسل
ہزار دشواریاں سفر کی مگر ہے عزمِ صمیم منزل

تضاد یہ کچھ عجیب سا ہے یہ کشمکش کچھ عجیب سی ہے
اگر یہ طوفان جاں گسل ہے سفینہ دارِ اُمید بھی ہے

حیات کی راہ میں یہ لمحے کچھ اس طرح لڑکھڑا رہے ہیں
لٹے ہوئے راہرو ہیں لیکن قدم برابر بڑھا رہے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# اِنسان

مخلُوق میں اشرف ہوں انساں ہُوں میں انساں ہوں
اِک سحرِ خدائی ہوں اِک جلوۂ یزداں ہُوں

ہے شانِ کرم مُجھ سے اک مہرِ درخشاں ہوں
اور قہر و غضب کا بھی اک شُعلۂ رقصاں ہوں

ہے قدرِ چمن مُجھ سے میں جانِ گلستاں ہوں
ایمائے مشیّت کا اک غُنچۂ خنداں ہوں

دریا بھی کنارہ بھی مختارِ سفینہ بھی
سب کُچھ ہوں مگر پھر بھی محوِ غمِ طُوفاں ہوں

اک چشمہ کی صُورت سے کہسار کے سینے کو
جو چیر کے بہہ نکلے وہ قطرۂ باراں ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



آفاق کا مرکز ہوں رفتارِ زمانہ بھی
ہیں عشرتِ ساحل ہوں ہیں جوششِ طوفاں ہوں

ہیں نظمِ دو عالم کی ہوں وجہِ پریشانی
نادانیٔ فرزانہ اور دانشِ ناداں ہوں

شادابیٔ گلشن ہوں ویرانیٔ ویرانہ
اُمید کا گہوارہ سوزِ غمِ پنہاں ہوں

کج گامیٔ گردوں ہے اک دستِ جنوں مجھ کو
پیراہنِ ہستی کا دامان و گریباں ہوں

اوہام و گُماں کے ہوں فانوس میں پوشیدہ
ہیں ورنہ حقیقت کا اِک شعلۂ عریاں ہوں

تا زیست سکوں مجھ کو حاصل نہ ہوا مطلق
کِس شوخ کی نظروں کا اُڑتا ہوا پیکاں ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ایجاد سے میری بھی حسرت نہ مگر نکلی!
تخلیقِ مشیّت کا اُجڑا ہُوا ارماں ہوں

میں حاملِ دو عالم آپے سے مگر باہر
کونین کی وُسعت ہوں کوتاہیٔ داماں ہوں

تقدیر کا بندہ ہوں مُختار بھی ہوں لیکن
میں تیرگیٔ شب ہوں میں شمعِ فروزاں ہوں

اِک حسرتِ پسماندہ ہوں عزمِ مُصمّم بھی
وارفتگیٔ کافر ایمانِ مُسلماں ہوں

اس طرح پریشاں ہوں تقدیر کے ہاتھوں سے
ٹوٹے ہوئے سازوں کے نغمات پہ رقصاں ہوں

گو نظمِ جہاں مجھ سے برہم ہی سہی لیکن
میں ہستیٔ گیتی پر اللہ کا احساں ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



فرزانگیٔ عالم ہے میری تماشائی
ہیں ظاہر و باطن کا اک عکسِ پریشاں ہوں

سامانِ گِراں کیا کیا بخشے نہ گئے مجھ کو
لیکن ہیں بدستِ خود اک کاسۂ ارزاں ہوں

اک رُخ سے تماشا ہوں اک رُخ سے تماشائی
دیدار کی حسرت ہوں خود جلوۂ جاناں ہوں

فرحت نہ کھلا عُقدہ کچھ میری حقیقت کا
کیا مقصدِ ہستی ہے کس باب کا عُنواں ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# زِندگی

کامیاب پستی و اوجِ دو جہاں ہے زندگی
مسند آرائے زمیں خُلد آشیاں ہے زندگی

اک مُسلسل کشمکش ہے امتحاں ہے زندگی
حاصلِ جہد و طلب کی داستاں ہے زندگی

بے ارادہ یُوسُفِ بے کارواں ہے زندگی
عزم ہے تو کامگار و کامراں ہے زندگی

جادۂ پُر خم ہے سیلِ بے اماں ہے زندگی
حادثاتِ کارواں در کارواں ہے زندگی

ہمضمیرِ یُورشِ برقِ تپاں ہے زندگی
ہر نفس پھر بھی دُعائے باغباں ہے زندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کاروانِ زندگی رُکتا ہے کب کس کے لئے
نذرِ کم فہمیٔ پسماندگاں ہے زندگی

زندگی خود تشنہ کامِ زندگی ہے ہر نفس
یوں تو خود ساقی ہے خود رطلِ گراں ہے زندگی

مُنعطِف ہوتا نہیں کیوں اس طرف ذوقِ سُجود
کعبۂ یزداں کا نقشِ آستاں ہے زندگی

کب ہے یہ منّت پذیرِ آشنائے سنگِ میل
مُژدۂ منزل رسی رخشِ دواں ہے زندگی

زندگی کو راس ہی کب ہے قیامِ یک جہاں
اک حریفِ گردشِ ہفت آسماں ہے زندگی

خوش کُنِ گوشِ ملائک ہے ترانہ زیست کا
برتر از گلبانگِ ناقوس و اذاں ہے زندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



کچھ تحمّل چاہیئے کچھ ضبط ۔ کچھ پاسِ وفا
شامِ وعدہ غمزۂ و نازِ بُتاں ہے زندگی

ماورائے دانشِ پست و بلند و ہست و بود
اک عجب سرمستئ خوابِ گراں ہے زندگی

اک رُخِ تصویرِ مرگِ ناگہاں بھی ہے مگر
صُورتِ تسخیرِ عُمرِ جاوداں ہے زندگی

فطرتِ انساں سزاوارِ مے و مینا نہ تھی
التفات و رحمتِ پیرِ مُغاں ہے زندگی

ایک جامِ مُختصر پی کر بشر ہے مُطمئن!
بادۂ اطہر کی اک جوئے رواں ہے زندگی

شکوۂ سوزش بھی ہے اور حاصلِ درماں بھی ہے
اک خلش ہے لذّتِ سوزِ نہاں ہے زندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



اک نمودِ صبح اک شامِ حجاب اندر حجاب
آئینہ دارِ طلسمِ کُن فکاں ہے زندگی

بہرِ شمعِ آگہی فانُوسِ عرفاں چاہیئے
غیرِ عرفاں منزلِ گُم گشتگاں ہے زندگی

ضبطِ نفس و جذبۂ ایثار و معراجِ یقیں
طے نہ ہوں یہ منزلیں تو رائیگاں ہے زندگی

زندگی سرِّ خفی و عُقدۂ غیب و شُہود
شرح و تفسیرِ رموزِ این و آں ہے زندگی

کارگر ہو تا بالآخر ناخُنِ تدبیر کیا
تہہ بہ تہہ اک بستۂ فہم و گماں ہے زندگی

ہر قدم پر اک چراغِ آگہی روشن کریں
عُقدہ ہائے داستاں در داستاں ہے زندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# تعبیرِ خواب

شہنازِ وطن کے یہ مہکتے ہوئے گیسو
ہیں عطر فشاں وادیٔ کونین میں ہر سُو

سینچا ہے سَمن زارِ وطن کس نے لہو سے
ہے آج فضا ہند کے گُلشن کی شفق رُو

تلخابۂ غُربت ہے مشقّت سے شکر ریز
ہر گام پہ کھیتوں میں کہیں ہل کہیں کولہُو

ہر گام پہ اِک دُودِ بَسر مِل کی ہے چمنی
بازار میں صنعت کے دمکتے ہوئے لُو لُو

یہ سیمین سے جو قطرات ہیں مزدور کے تن پر
فردا کے لئے کاہکشاں ہوں گے یہ جگنوُ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



وہ مذہب و ملّت کی نہیں قید پرانی
اب شانہ بہ شانہ ہیں سبھی پہلو بہ پہلو

اے چرخِ ستمگار ترا خوف نہیں اب
ہر خطّہ میں اک ڈیم ہے اک سلسلۂ جو

کیا چشمِ غضبناک سے تاکے ہیں کوئی
جو اپنا سپاہی ہے وہ ہے رشکِ ہلاکو

شبنم میں نہائے ہوئے امید کے غنچے
رگ رگ میں ہر اک شخص کی سو بولتے جادو

وہ قوسِ قزح ابھری امیدوں کے افق پر
ہیں گردنِ ہر خواب میں تعبیر کے بازو

ہرگز نہ کوئی آج تہی جام رہے گا
رحمت کی گھٹائیں ہیں فضاؤں میں ترازو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# خار و گل

سحر کو میں نے دل سے اک گُلِ چمن لگا لیا
ہجومِ شوقِ زندگیٔ گلفشاں لئے ہوئے

پسِ قبائے گُل مگر نہاں تھا ایک خار بھی
وہ دِل میں چبھ کے رہ گیا غمِ نہاں لئے ہوئے

فسردہ گُل تو ہو چکا کھٹک رہا ہے خار ابھی
کہ شامِ زندگی ہے غم کی بدلیاں لئے ہوئے

مگر مرا تو وقتِ گُل فنا ہی گذر چکا
میں رہ گیا خیالِ عُمرِ رائیگاں لئے ہوئے

رہے مُبارک اس چمن کو بس دُعا ہے یہ مری
یہ موسمِ بہار گلفشانیاں لئے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# راز و نیاز

حکم ہوتا ہے ترا جب ساز اُٹھانے کے لئے
کیف میں ڈوبا ہوا اک گیت گانے کے لئے
کھنچ کے آ جاتا ہے میرے سامنے سازِ ازل
نغمہ ہائے سرمدی گاتا چلا جاتا ہوں میں

کیف بن کر عالمِ اِمکاں پہ چھا جاتا ہوں میں

ہستیٔ ناچیز میری اور یہ تیرا التفات
رقص کرتی ہے نگاہوں میں مری کُل کائنات
جگمگا اُٹھتے ہیں چشمِ تر میں عشرت کے چراغ
بحرِ غم سے گوہرِ ضو بار چُن لاتا ہوں میں

کیف بن کر عالمِ اِمکاں پہ چھا جاتا ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ربط کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے بے ربطی مری
میری گویائی پہ چھا جاتی ہے تیری برتری
بھول جاتا ہوں میں پندارِ خودی کو سر بسر
گیت تیری حمد کے گاتا چلا جاتا ہوں میں

کیف بن کر عالمِ امکاں پہ چھا جاتا ہوں میں

تیری قربت میری ہستی یہ کہاں مقدور ہے
رُوح میری قید و بندِ زیست سے مجبور ہے
پر فشاں ہوتا ہے لیکن عندلیبِ اشتیاق
گیت کے پردے میں تیرے پاؤں چھو لیتا ہوں میں

کیف بن کر عالمِ امکاں پہ چھا جاتا ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



شوق سُننے کا تجھے ہے گیت گانے کا مجھے
ورنہ کب ملتا شرف محفل میں آنے کا مجھے
لے کے اپنے دوش پر وجدان وعرفاں کا ستار
تیری محفل میں مُغنّی بن کے آجاتا ہوں میں

کیف بن کر عالمِ امکاں پہ چھا جاتا ہوں میں

چھیڑتا ہوں سازِ ہستی جھوم کر مستی میں جب
چھوٹ جاتا ہے مرے ہاتھوں سے دامانِ ادب
بھول جاتا ہوں میں رشتہ خالق و مخلوق کا
تو ہے آقا اور تجھ کو دوست کہہ جاتا ہوں میں

کیف بن کر عالمِ امکاں پہ چھا جاتا ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# سرودِ نَے

وادیٔ دو جہاں میں ہوں روزِ ازل سے نغمہ خواں
بخشی ہے تو نے دمبدم مجھ کو نشیدِ جاوداں

عالمِ خامشی مرا بانگِ ازل سے گونج اٹھا
نغمہ سرا ہیں لب ترے نیشۂ بے نوا ہوں میں

تو نے جو مجھ کو چھو دیا سحر نیا جگا دیا
رازِ نہفتہ یک بیک میرے لبوں پہ آگیا

واقفِ راز تو مرا پردۂ سازِ دل نہ تھا
نغمہ سرا ہیں لب ترے نیشۂ بے نوا ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



دامنِ نُطق گو مرا دُرِّ نَوا سے ہے بھرا
پھر بھی نواز تا ہے تو پھر بھی تہی ہے دل مرا

نغمۂ نَو بہ نَو کا یہ سِلسلۂ دوام ہے
نغمہ سرا ہیں لب ترے نیشۂ بے نواہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# آرزو

اُس جہانِ خُلد میں میرا وطن بیدار ہو

ذہن ہو بے خوف اور سر کو بلندی ہو جہاں
چشمۂ علم وادب ہو جس کی وادی میں رواں
مُنقسِم کرتی نہ ہوں دُنیا کو خانہ جنگیاں
ہر سُخن ژرفِ صداقت سے اُبھرتا ہو جہاں
صنعت وفن مُستقِل رہتے ہوں گرمِ نردباں
ہو نہ جوئے فکر کا ریگِ روایت میں زیاں
راہبر تجھ کو بنا کر فکر و دل کا کارواں
مُستقِل بڑھتا چلا جاتا ہو سوئے لامکاں
درک پر سِرِّ نہاں کھُلتے ہوں روز و شب جہاں

اُس جہانِ خُلد میں میرا وطن بیدار ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



# اِلتماس

یا خُدا کر دے مجھے آزادِ قیدِ کیف و کم
ہو مرے دِل کو متاعِ بے نیازی مُغتنم

غرق کر دوں میں ہوس کو تیری یادِ پاک میں
اِس قدر توفیق دے اتنی مجھے توفیق دے

طے سُبک گامی سے کرلوں زندگی کی رہگذار
آئیں میری رہ گزُر میں گلستاں یا خارزار

تھام لوں دامن ترا تجھ کو بنالوں راہبر
اِس قدر توفیق دے اتنی مجھے توفیق دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



عشق میرا ہو کے رہ جائے نہ دینارِ بخیل
منفعت بخشِ دو عالم ہو برنگِ سلسبیل

عشق میرا ترجمانِ خدمتِ مخلوق ہو
اس قدر توفیق دے اتنی مجھے توفیق دے

بے کس و مجبور سے غافل نہ ہوں قلب و نظر
سرنگوں فطرت نہ ہو میری درِ زردار پر

عظمتِ انسانیت سے ہو نہ خاطر کو نفور
اس قدر توفیق دے اتنی مجھے توفیق دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



روز و شب کی کشمکش سے ذہن ہو میرا بلند
بڑھ کے میری فکر مہر و ماہ پر ڈالے کمند

طائرِ لاہُوت ہونے کا مُجھے احساس ہو
اِس قدر توفیق دے اتنی مُجھے توفیق دے

یا خُدا حاصل رہے ہر دم تری قُربت مجھے
ہر نفس محسوس ہو لمسِ یدِ شَفقت مجھے

شَوق سے پندار کو نذرِ مشیّت کرسکوں
اِس قدر توفیق دے اتنی مُجھے توفیق دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# قطعات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہر نظارہ اک اشارہ ہے مگر تیری طرف
کیا گماں ہوتا بیاضِ صبح کی تحریر پر
گوشۂ لوحِ سحر پر ہے مزیّن مہر یوں
دستخط جیسے مصوّر کے کسی تصویر پر

کس پہ ایماں لائیے تسلیم کس کو کیجئے
فن سے ہے فنکار یا فنکار سے فن کا وجود
جب کیا کچھ غور تو شہکار کو دینے لگا
کھل گیا نظروں پہ فرحت عقدۂ غیب و شہود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



رہِ وفا میں بہر گام اک صعوبت تھی
کبھی کبھی تو یقیں پر بھی سو گُماں گزرے
ہر اک گُماں نے جلایا مگر چراغِ یقیں
یہ حادثات مرے ورک پر گِراں گُزرے

کتابِ کون و مکاں کے ہزار ہا اوراق
تلاشِ رمزِ حقیقت نظر کو ہے مقصود
کُھلے جو رازِ مکمّل تو کس طرح فرحتؔ
مری نظر تو ہے صرف ایک سطر تک محدود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہر اک شے کی بدل دیں گردشِ ایام نے قدریں
بجائے مُل فدائے شکر ہے ہر اک خراباتی
وقارِ آدمیت اب بقدرِ طاقت و زر ہے
عرض ہے اس زمانے میں رقیبِ جوہرِ ذاتی

عصرِ نو کو اک عجب نظم و نسق درکار ہے
جس میں فرقِ اہلِ باغ و باغباں کوئی نہ ہو
میکدہ میں سب کا منصب ایک ہونا چاہیئے
میگسار و ساقی و پیرِ مُغاں کوئی نہ ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہوا دیتی ہے میری آتشِ ذوقِ تمنّا کو
مری ہر کامیابی دِل کی بیتابی بڑھاتی ہے
سکونِ قلت گویا گامزن رہنے میں ہے فرحتؔ
کہ ہر منزل پیامِ منزلِ نو بن کے آتی ہے

فقط اک عارضی کیفیّتِ ذہنی پہ مبنی ہے
بقدرِ ہوش رکھ لیں نام اس کا انبساط و غم
حقیقت میں تو یہ اک اضطرابِ قلب ہے فرحتؔ
جسے تعبیر کر لیتے ہیں آلام و خوشی سے ہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



نسیمِ صُبح کا مفہُوم ہے یہ دولت بھی
گلُوں کو اپنی ہی نکہت پہ اختیار نہیں
کہیں یہی تو نہیں دوست اِن کی مجبوری
اِسی سبب سے تو ہر پھُول اشکبار نہیں

بفرقِ حضرتِ انساں سجا ہے تاجِ شرَف
کسی کو خلق میں حاصل یہ اقتدار نہیں
جہاں کا نظم و نسَق آج کیوں ہے برہم سا
نہ جانے اِن میں سے کیا کِس کو سازگار نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہزار چاک ہیں دامانِ گُل میں اِس پر بھی
وہ خندہ لَب ہے چمن میں رہِ وفا کی قسم
ہزار گریہ کیا حالِ گُل پہ شبنم نے
مگر نہ ہونے دیا گُل نے اپنا دامن نم

جہاں کے جادۂ پُر پیچ میں بڑھتے چلے جانا
نہیں وجہِ سرافرازی ۔ ٹھہر کر سوچنے والے
پچھڑ جانا ہے لیکن کارواں سے وجہِ رسوائی
پلٹ کر ہر قدم پر رہ گزر کو دیکھنے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



مجھ سے ہے مہرِ جہاں تاب منوّر فرحت
زیست کی تابشِ رخسار کہاں میرے بعد
بس کہ ہنگامۂ مینائے سحر ہے مجھ تک
پھر نہ گونجے گی یہ گلبانگِ اذاں میرے بعد

قدرت اِسے تقسیم پہ ایٹم کی ہے تاہم
شیرازۂ کونین بہم دیکھ رہے ہیں
کیا جانئے کیا سوچ کے خاموش ہے انساں
اللہ پہ بندے کا کرم دیکھ رہے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



نہیں پنڈت ہری چند آج اِس دُنیا میں گو فرحت
سُخن اُن کا ہمیشہ بن کے اختر جگمگائے گا
اگرچہ موت اُن کو دُور ہم سے لے گئی لیکن
وہ اندازِ ظریفانہ کبھی بھولا نہ جائے گا

بارہا گُونجی ہے یہ محفل ترے نغمات سے
آج تیرا نام لے کر کیوں مگر خاموش ہے
کیا یقیں کر لیں کہ تو ہم سے کنارا کر گیا
یک بیک نغمہ ترا کیوں ساز میں رُوپوش ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

# طیورِ آوارہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ہم ابھی سرگشتۂ دشتِ حوادث ہی تو ہیں
طے یہ منزل ہو تو پہنچیں تیری محفل کے قریب

غمگساری میں ہے ذاتی عافیت کا مُدّعا
درد بٹ سکتا نہیں اے غمگسارو الوداع

بسا کر حسرتیں ہی اپنے دل میں شاد ہوں فرحتؔ
کِسی سے میری اتنی بھی خوشی دیکھی نہیں جاتی

ناداں سمجھ کے مجھ پہ زمانہ ہے خندہ زن
یہ مِل رہا ہے میری وفا کا صِلا مجھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



خدا کو نا خدا کہہ کر ہزاروں بار کوسا ہے
تجھے اتنی بھی آزادی ارے اِنسان کیا کم ہے

تصدُّق عشرتِ گلشن ہے گُل کے اک تبسّم پر
بعید از فہم ہے غُنچوں کی وجہِ چاک داماں

نعمتوں کے حُسن میں تھا لعنتوں کا بھی فریب
میں یقیں کی راہ میں نزدِ سُراب آ ہی گیا

بدل سکتا ہوں میں چشمِ زدن میں نظمِ دو عالم !
مجھے بھی وہ روِش اے چرخِ نیلی فام آتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



ندیم اک قافلہ ہے زندگی کا راہبر دو ہیں
صدائے کفر و دیں تا گوشِ دل ہر گام آتی ہے

بہار آئی تھی مانا ہم نے جانِ گلستاں ہو کر
مگر جاتے ہوئے لوٹا ہے گلشن کو خزاں ہو کر

حجابِ گل میں پنہاں کون ہے جانِ چمن ایسا
یہ کس کا ذکر کرتی ہے ہر اک پتّی زباں ہو کر

مجھے زاہد تلاشِ ساغر و مینا نہیں ہوتی
مگر جب التفاتِ گردشِ ایام ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3732



3732

بتا اے خانہ ویرانی کہاں میں اب رہوں جا کر
کہ سازِش ہو گئی ہے آج بجلی کی نشیمن سے

زندگی نے ہم سے ہر اک بات رکھی راز میں
صِدق دل سے ہم تو اپنی داستاں کہتے رہے

رہیں محتاج کِھلنے میں جہاں غنچے اُمیدوں کے
فنا ساماں جہاں میں وہ تمنّا زار پیدا کر

مثلِ طاؤس نہیں حاجتِ گُلشن مجھ کو
اپنے پہلو میں سمن زار لئے پھرتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri



حسرتیں کچھ وحشتیں اُجڑے ہوئے ارماں مرے
پلتے پلتے بن گئے کچھ مختلف شخصیتیں

فریبِ بنتِ عنَب سے مذاقِ لذّتیہ
شگافِ زخمِ جگر سے رُواقیت برتی

وفُورِ شوق رہینِ شعورِ محفل تھا
تہی ایاغ نے پیرِ مُغاں سے کچھ نہ کہا

بلندی کو توازُن سے ہے نِسبت
کہا رفعت نے گرم نردباں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3732 32332

۱۴۴

Forwarded with Compliments
BY THE DEPARTMENT OF CULTURE
GOVERNMENT OF INDIA

منظور نہیں منزلِ مقصود بھی اب تو
یہ شدّتِ احساسِ غریب الوطنی ہے

مذاقِ عشق سے پائی ہے قصرِ حُسن نے زینت
محبّت کی یہاں دریوزگی دیکھی نہیں جاتی

دورِ مے بھی دورِ دردِ نو کی ہے اک ابتدا
رُخصت اے ساقیؔ ایاغ و میگسار والوداع

منزل کی دُھن میں خُود نہیں اپنا پتا مجھے
دُنیا سمجھ رہی ہے مگر رہنما مجھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Gurukul Kangri Library
Access on
Class on
Cat. on
Tag etc
Checked
Any Other

Entered in Database
Signature with Date

वैदिक मार्ग १९८४-१९८५

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar